

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ



دن اور رات کی ایک ہزار

1000

سنتیں



www.rasoulallah.net



# CONTENTS

p. **06** آپ کیسے اس مقام تک پہنچنے کہ  
اللہ تعالیٰ آپ سے محبت کرنے لگے



p. **09** رہنمائے اذکار [دن و رات کے تمام اذکار]



p. **18** رہنمائے اذکار [دن و رات کے تمام اذکار]



p. **26** رہنمائے اذکار





رہنمائے اذکار [دن و رات کے تمام اذکار]

P.

10	سو کر اٹھنے کی سنتیں
11	سنت فجر کی سنتیں
12	صبح کے بعد کہی جانے والی سنتیں



رہنمائے اذکار [دن و رات کے تمام اذکار]

P.

18	شام کے اذکار
20	وتر اور اس کی سنتیں
21	سونے سے پہلے کی سنتیں





## رہنمائے اذکار

P.

27	پورے دن کے تمام اذکار
28	وضو کی سنتیں
31	مسواک کرنا
32	جوتے / چپل پہننے کی سنتیں
33	کپڑے پہننے کی سنتیں
34	گھر میں داخل ہونے اور نکلنے کی سنتیں
36	مسجد جانے کی سنتیں
39	اذان کی سنتیں
42	اقامت کی سنتیں
44	سترہ کی طرف نماز پڑھنا
45	سترے کے مسائل
46	دن اور رات میں پڑھے جانے والی نفل نمازیں / یا نوافل
48	نماز کے بعد بیٹھنا
49	نماز کی قولی ( کہی جانے والی / زبانی ) سنتیں
52	نماز کی عملی سنتیں

P.	
53	رکوع کی سنتیں
54	سجدہ کی سنتیں
58	نماز کے بعد کی سنتیں
61	لوگوں سے ملاقات کرنے کی سنتیں
64	کھانے کی سنتیں کھانے سے پہلے اور کھانے کے دوران کی سنتی
66	پینے کی سنتیں
67	نفل نمازیں گھر میں ادا کرنا
68	مجلس سے اٹھ کر جانے کی سنتیں
70	ہر کام کرتے وقت نیت کا نیک ہونا
71	بیک وقت ایک سے زیادہ عبادتیں کرنا
72	ہر حال میں اللہ کا ذکر کرنا
74	اللہ کی نعمتوں میں غور و فکر کرنا
76	ہر ماہ قرآن مجید ختم کرنا
77	کتاب و سنت کی روشنی میں تعویذ گنڈا / شرعی جھاڑ پھونک
78	اس بارے میں وارد ہونے والی قرآن مجید کی کچھ آیات
83	اس سے متعلق حدیث پاک میں وارد ہونے والی دعائیں
85	جمعہ کی نماز سے پہلے کی سنتیں
86	جمعہ کے دن کے آداب و سنن
87	استخارہ کی نماز
88	خاتمہ

## آپ کیسے اس مقام تک پہنچنے کہ اللہ تعالیٰ آپ سے محبت کرنے لگے

الحمد لله الرحيم الغفار، الكريم القهار، مقلب القلوب والأبصار، عالم الجهر والأسرار، أحمدہ حمداً دائماً بالعشي والأبكار، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، شهادة تنجي قائلها من عذاب النار، وأشهد أن محمداً نبياً المختار صلى الله عليه وأهله، وأزواجه، وأصحابه الجديرين بالتعظيم والإكبار، صلاة باقية بقاء الليل والنهار.

تمام خوبیاں اللہ ہی کو ہیں جو بڑا رحمت والا، بخشنے والا، بہت زیادہ کرم فرما، سب پر غالب، دلوں اور نگاہوں کو جس طرف چاہے پھیرنے والا، کھلے اور چھپے کا جاننے والا ہے، میں صبح و شام اس کی دائمی بڑائی بولتا ہوں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، ایسی گواہی جو اپنے کہنے والے کو دوزخ کے عذاب سے بچائے، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے پسندیدہ نبی ہیں اللہ کی رحمت و سلامتی ہو ان پر اور انکے گھر والوں، ازواج مطہرات، اور آپکے صحابہ کرام پر جو عزت و احترام کے والے ہیں، ایسی رحمت جو باقی رہے گی جب تک کہ دن و رات باقی ہیں۔

### حمد و صلاة کے بعد!

ایک مسلمان کو روز مرہ کی زندگی جس بات کا سب سے زیادہ اہتمام کرنا چاہیے وہ یہ ہے کہ وہ اپنی تمام حرکات، سکنت، اقوال اور افعال میں اللہ کے رسول - اللہ کی رحمت و سلامتی ہو ان پر - کی سنت پر عمل کرے یہاں تک کہ صبح سے شام تک اپنی ساری زندگی کو اللہ کے رسول ﷺ کے مطابق پر ڈھال لے۔

حضرت ذو النون مصری فرماتے ہیں: [ اللہ عز وجل سے محبت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی اس کے محبوب ﷺ کے اقوال، افعال، اوامر اور سنتوں میں انکی پیروی کرنا ہے]۔

# آپ کیسے اس مقام تک پہنچنے کہ اللہ تعالیٰ آپ سے محبت کرنے لگے

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے : ﴿قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ (آل عمران: ۳۱)۔

[ اے محبوب! آپ فرما دو کی اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری فرمانبرداری کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔] حضرت حسن بصری فرماتے ہیں: اللہ سے محبت کی نشانی اس کے رسول ﷺ کی سنت پیروی کرنا ہے۔ اور بے شک (اللہ کے ہاں) مومن کا مقام و مرتبہ اللہ کے رسول ﷺ کی پیروی و فرمانبرداری کے حساب سے ہوتا ہے تو وہ جتنا زیادہ سنتوں کی پیروی اور ان پر عمل کرے گا اتنا ہی زیادہ وہ اللہ کے نزدیک معزز و بلند ہوگا۔

اسی وجہ سے میں نے یہ مختصر بحث لکھی تاکہ مسلمانوں کی روز مرہ کی زندگی میں، انکی عبادتوں، انکے سونے، انکے کھانے اور پینے، انکے لوگوں کے ساتھ معاملات کرنے، انکے پاک ہونے، انکے گھر میں داخل ہونے اور نکلنے، انکے لباس پہنے یہاں تک کہ انکی تمام حرکات و سکنات میں اللہ کے رسول - صل اللہ علیہ و سلم - کی سنت زندہ ہو۔

ذرا سوچیے کہ اگر ہم میں سے کسی کا کچھ مال گم ہو جائے تو جب تک وہ مل نہ جائے تب تک اسکی تلاش میں اور اسے ڈھونڈنے میں بہت زیادہ کوشش اور محنت و مشقت کرتے ہیں، لیکن ہماری یومیہ زندگی میں کتنی سنتیں ہم سے چھوڑیں! تو کیا کبھی ہم ان پر غمگین و رنجیدہ ہوئے؟ کیا ہم نے اپنی عملی زندگی میں ان پر عمل کرنے کی کوشش کی؟؟!!

یقیناً جن مشکلوں اور پریشانیوں کو ہم اپنی زندگی میں جھیلے ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ہم درہموں اور دناروں کو سنت سے زیادہ اہمیت دیتے ہیں، جسکی دلیل یہ ہے کہ اگر لوگوں سے کہا جائے کہ جو شخص نبی کریم ﷺ کی سنتوں میں سے کسی ایک سنت پر عمل کرے گا تو اسے اتنا مال دیا جائے گا، تو لوگ صبح سے شام تک اپنی زندگی کے سارے کاموں میں سنت پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہوئے نظر آئیں گے کیونکہ ہر سنت پر عمل کرنے کے بدلے انہیں کچھ مال ملے گا، لیکن اے انسان! جب تجھے قبر میں رکھ دیا جائے گا اور تجھ پر مٹی ڈال دی جائے گی تو کیا یہ مال تیرے کچھ کام آئے گا؟؟؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ خَيْرٌ وَأَبْقَى﴾



# آپ کیسے اس مقام تک پہنچنے کہ اللہ تعالیٰ آپ سے محبت کرنے لگے

(بلکہ تم جیتی دنیا کو ترجیح دیتے ہو اور آخرت بہتر اور باقی رہنے والی ہے۔)

اور اس بحث میں مذکور سنتوں سے مراد وہ سنتیں ہیں جنکے کرنے پر کرنے والے کو ثواب ملتا ہے لیکن چھوڑنے پر کوئی گناہ نہیں ملتا ہے۔ اور مجھے معلوم ہوا کہ ہر شخص اگر وہ چاہے تو اپنی زندگی کے معمولات میں روز مرہ کی سنتوں میں سے کم از کم ایک ہزار سنتوں پر عمل کر سکتا ہے، اور اس رسالے یا کتابچہ کا مقصد یہی ہے کہ ان ایک ہزار سے زائد روز مرہ کی سنتوں پر عمل کرنے کا آسان سے آسان طریقہ بیان کر دیا جائے۔

اگر مسلمان روزانہ ایک ہزار سنتوں پر عمل کرنے کی کوشش کرے، تو وہ اس طرح ایک مہینے میں تیس ہزار سنتوں پر عمل کر سکتا ہے، تو جو ان سنتوں کو نہیں جانتا یا جانتا ہے لیکن ان پر عمل نہیں کرتا ذرا سوچیں کہ اس شخص نے کتنے درجات اور کتنی نیکیاں برباد کر دیں اور بے شک وہ واقعی بہت بڑا محروم اور کم نصیب ہے۔

**سنت پر عمل کرنے کے بہت سارے فائدے ہیں ان میں سے کچھ یہ ہیں**

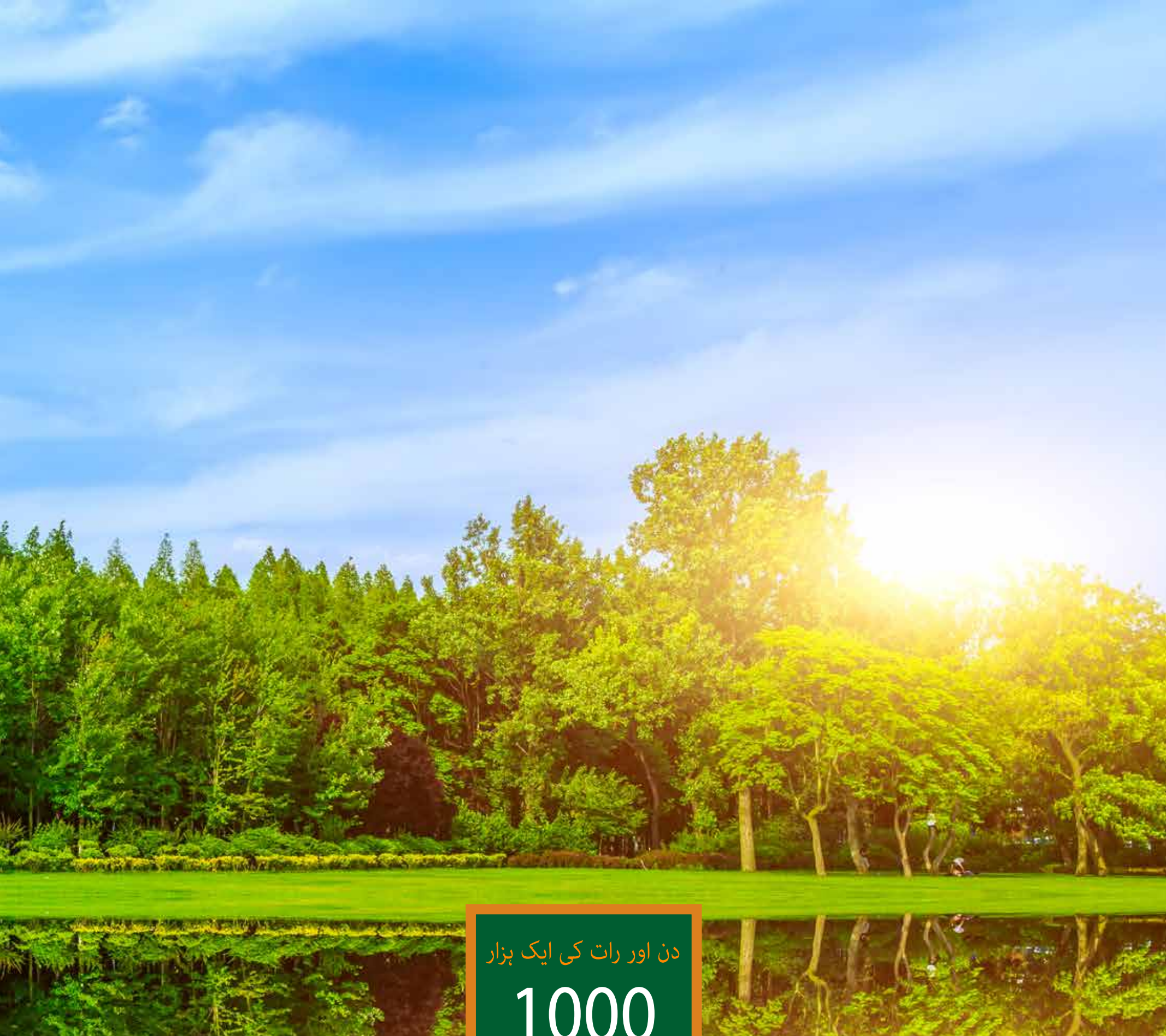
۱- اللہ عزوجل کی محبت کے درجہ تک پہنچنا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے اس مومن بندہ سے محبت کرتا ہے۔

۲- فرض نمازوں میں جو کمی واقعی ہوتی ہے وہ انکے ذریعہ پوری ہو جاتی ہے۔

۳- بدعت (سنت کے خلاف کام) میں مبتلا ہونے سے حفاظت ملتی ہے۔

۴- سنت پر عمل کرنا درحقیقت اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کی تعظیم کرنا ہے۔

تو اے امت مسلمہ! اپنے رسول ﷺ کی سنتوں میں اللہ سے ڈرو! اللہ سے ڈرو! اپنی عملی زندگی میں ان پر عمل کر کے انہیں زندہ کرو، اگر تم نہیں کرو گے تو پھر کون کرے گا؟ وہی تو اللہ کے رسول ﷺ سے سچی اور کامل محبت کی دلیل اور انکی سچی پیروی و فرمانبرداری کی نشانی ہے۔



دن اور رات کی ایک ہزار

1000

سنتیں



رہنمائے اذکار [دن و رات کے تمام اذکار]



## سو کر اٹھنے کی سنتیں



1 چہرے پر سے ہاتھ کے ذریعہ نیند کے اثر کو دور کرنا: امام نووی اور امام ابن حجر نے اس کو مستحب و پسندیدہ بتایا ہے، کیونکہ حدیث پاک میں ہے کہ [ اللہ کے رسول ﷺ نیند سے بیدار ہو کر بیٹھے اور اپنے ہاتھ کے ذریعہ اپنے چہرے پر سے نیند کے اثر کو دور کرنے لگے]۔ (بخاری)

2 یہ دعا پڑھنا : ( الحمد لله الذي أحيانا بعد ما أماتنا وإليه النشور ) تمام خوبیاں اللہ ہی کو ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا اور اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے۔

3 مسواک کرنا: [ اللہ کے رسول ﷺ جب رات کی نیند سے بیدار ہوتے تو مسواک سے اپنے دندان مبارک ( دانتوں ) کو صاف کرتے تھے۔ ( بخاری و مسلم )

اور اسکی حکمت یہ ہے کہ :

مسواک کی خاصیتوں اور خوبیوں میں سے یہ ہے کہ وہ چستی اور پھرتی لاتی ہے۔

: اس سے منہ کی بو دور ہوتی ہے۔

## سنت فجر کی سنتیں

اسکی کچھ خاص سنتیں ہیں:

01

فجر کی سنتوں کو خفیف یعنی مختصر طریقہ سے پڑھنا : حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا : ( اللہ کے رسول ﷺ صبح (فجر) کی نماز اور اقامت کے درمیان دو مختصر رکعت نماز پڑھتے تھے ) (بخاری و مسلم)

02

اُن دو رکعتوں میں کیا پڑھنا چاہیے : ( اللہ کے رسول ﷺ فجر کی دو رکعتوں میں سے پہلی رکعت میں سورہ بقرہ کی آیت ۱۳۶ ﴿قُولُوا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا﴾ ( یوں کہو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہماری طرف اترا)، پڑھتے تھے، اور ایک روایت میں ہے کہ آل عمران کی آیت ۵۲ : ﴿آمَنَّا بِاللّٰهِ وَاشْهَدْ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ﴾ ( ہم ایمان لائے، اور آپ گواہ ہو جائیں کہ ہم مسلمان ہیں) پڑھتے تھے، اور دوسری رکعت میں آیت : ﴿قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ﴾ (آل عمران: ۶۴) ( تم فرماؤ اے کتابیوں! ایسے کلمہ کی طرف آؤ جو ہم میں تم میں یکساں ہے) پڑھتے تھے۔ (مسلم)

اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ فجر کی دو رکعتوں میں سے پہلی میں: ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ اور دوسری میں ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ پڑھتے تھے۔ (مسلم)

03

تھوڑی دیر دائیں لیٹنا: [ نبی کریم ﷺ فجر کی دو رکعت سنت نماز پڑھ کر اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جاتے تھے]۔ ( بخاری )  
لہذا جو شخص اپنے گھر میں فجر کی سنتیں ادا کرے تو اس کے بعد لیٹنے کی کوشش کریں اگرچہ کچھ ہی دیر کے لئے یہاں تاکہ سنت پر عمل ہو جائے۔



# صبح کے بعد کہی جانے والی سنتیں



آیت الکرسی پڑھنا: ﴿اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾ اس کے پڑھنے کا فائدہ یہ ہے کہ (جس نے اسے صبح میں پڑھا تو شام تک جنات سے محفوظ رہے گا اور جس نے اسے شام کو پڑھا تو صبح تک ان سے محفوظ رہے گا) (امام نسائی اسکو روایت کیا ہے اور البانی نے اسے صحیح بتایا ہے۔)

01

معوذات پڑھنا: ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ (داؤد اور ترمذی) ان کے پڑھنے کا فائدہ یہ ہے کہ جس نے ان کو صبح و شام پڑھا تو ہر چیز اسکو یہ کافی ہونگی۔ (یعنی ہر چیز سے اسکی حفاظت کریں گی) جیسا کہ اوپر والی اسی حدیث میں ہے۔

02

أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، رَبِّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هَذَا الْيَوْمِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَذَا الْيَوْمِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ ، رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوءِ الْكِبَرِ ، رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ۔

03

[ ہم نے صبح کی اور اللہ کے سارے ملک (اسکی کائنات) نے صبح کی اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے ساری بادشاہت ہے اور اسی کے لیے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے، اے میرے رب! میں تجھ سے اس دن کی بہتری کا سوال کرتا ہوں اور اس دن کی بہتری کا جو اس کے بعد آنے والا ہے اور میں اس دن کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور اس کے بعد آنے والے دن کے شر سے، اے میرے رب! میں سستی اور بڑھاپے کی خرابی سے تیری پناہ میں آتا ہوں، اے میرے رب! میں آگ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ میں آتا ہوں" اور شام میں "أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلَّهِ" (ہم نے صبح کی اور اللہ ساری بادشاہت - کائنات - نے صبح کی) کی جگہ "أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلَّهِ" (ہم نے شام کی اور اللہ کی ساری بادشاہت - کائنات - نے شام کی) کہے اور (رَبِّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هَذَا الْيَوْمِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَذَا الْيَوْمِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ)

(اے میرے رب ! میں تجھ سے اس دن کی بہتری کا سوال کرتا ہوں اور اس دن کی بہتری کا جو اس کے بعد آنے والا ہے اور میں اس دن کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور اس کے بعد آنے والے دن کے شر سے) کی جگہ (رَبِّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا)(اے میرے رب! میں تجھ سے اس رات کی بہتری کا سوال کرتا ہوں اور اس رات کی بہتری کا جو اس کے بعد آنے والی ہے اور میں اس رات کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور اس کے بعد آنے والے رات کے شر سے) کہے۔

04

لَللّٰهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا، وَبِكَ أَمْسَيْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوتُ، وَإِلَيْكَ النُّشُورُ

[ترجمہ: اے اللہ ! ہم نے تیرے ہی فضل و کرم سے صبح کی اور تیرے ہی فضل و کرم سے شام کی، اور تیری ہی (قدرت) سے زندہ ہیں اور تیرے ہی نام پر مرتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے] شام کے وقت یہ کلمات یوں کہتے : اَللّٰهُمَّ بِكَ اَمْسَيْنَا، وَبِكَ اَصْبَحْنَا ، وَبِكَ نَحْيَا ، وَبِكَ نَمُوتُ ، وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ [ترجمہ: یا اللہ ! ہم نے تیرے ہی فضل کے ساتھ شام کی اور تیرے ہی فضل کے ساتھ صبح کی ، تیرے ہی فضل سے زندہ ہیں اور تیرے ہی نام پر مرتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔ (ترمذی)]

05

(اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ، خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ ، وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ ، اَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ ، اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ ، وَاَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ، فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ)

[ترجمہ: اے اللہ ! تو ہی میرا رب ہے ، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں - تو نے ہی مجھے پیدا کیا اور میں تیرا ہی بندہ ہوں، میں اپنی طاقت کے مطابق تجھ سے کئے ہوئے عہد اور وعدے پر قائم ہوں، ان بری حرکتوں کے عذاب سے جو میں نے کی ہیں تیری پناہ مانگتا ہوں، میں اس کا اقرار کرتا ہوں کہ مجھ پر تیری نعمتیں ہیں اور میں گناہ گار ہوں، میرے گناہوں کو معاف فرما دے کہ تیرے سوا کوئی بھی گناہوں کو معاف کرنے والا نہیں]۔

اس دعا کے پڑھنے کا فائدہ یہ ہے کہ : جو شخص اس پر کامل یقین رکھتے ہوئے شام کے وقت کہے اور وہ اسی رات صبح ہونے سے پہلے فوت ہو جائے تو وہ جنت میں جائے گا، اور اسی طرح جو شخص کامل یقین رکھتے ہوئے اسی صبح کے وقت کہے اور وہ شام ہونے سے پہلے فوت ہو جائے تو وہ بھی جنت میں جائے گا )

چار بار یہ دعا پڑھنا: (اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَصْبَحْتُ اَشْهَدُكَ وَاَشْهَدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ، وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَاَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ).

06

[ ترجمہ : اے اللہ! میں نے صبح کی تجھ کو گواہ بناتے ہوئے، اور تیرے عرش کے اٹھانے والوں، تیرے فرشتوں اور تیری ساری مخلوق کو گواہ بناتے ہوئے اس بات پر کہ تو ہی اللہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو تنہا ہے تیرا کوئی شریک نہیں، اور اس بات پر کہ محمد ﷺ تیرے بندہ اور تیرے رسول ہیں۔ ]  
( امام داؤد اور امام نسائی نے دن و رات کے عمل کے باب میں اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔ )

اس دعا کے پڑھنے کا فائدہ یہ ہے کہ جو شخص اس کو صبح و شام چار بار پڑھ لے اللہ تعالیٰ اسکو جہنم کی آگ سے آزاد کر دے گا۔  
اور شام کو اس طرح کہے : ( اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَمْسِیْتُ ) [ اے اللہ میں نے شام کی۔ ]

( اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِیْ مِنْ نِّعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ ، لَا شَرِیْكَ لَكَ ، فَלَكَ الْحَمْدُ ، وَلَكَ الشُّكْرُ ) [ ترجمہ : اے اللہ! میں یا تیری مخلوق میں سے کوئی بھی جس کسی بھی نعمت کے ساتھ صبح کرے تو وہ تیرے ہی فضل و کرم سے ہے، تو تنہا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، تو تیرے ہی لئے ساری خوبیاں ہیں، اور تیرے ہی لئے شکر ہے ] امام داؤد اور امام نسائی نے دن و رات کے عمل کے باب میں اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔

اس دعا کے پڑھنے کا فائدہ یہ ہے کہ: جس نے اس کو صبح کے وقت پڑھا اپنے پورے دن کا شکر ادا کر دیا، اور جس نے شام کے وقت پڑھا اپنی پوری رات کو شکر ادا کر دیا۔ ( جیسا کہ اسی پوری حدیث میں بیان کیا گیا ہے۔ )

تین بار یہ دعا پڑھے : ( اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ ، اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ ، اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ )۔ [ترجمہ : اے اللہ ! مجھے میرے جسم میں عافیت و سکون دے، اے اللہ ! مجھے میرے کانوں میں عافیت و سکون دے، اے اللہ ! مجھے میری آنکھوں میں عافیت و سکون دے، تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، اے اللہ ! میں کُفر اور فقر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور عذابِ قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں، تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ ]  
(امام داؤد اور امام احمد نے یہ حدیث روایت کی ہے۔)

سات بار یہ دعا پڑھے : ( حَسْبِیْ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ، عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ )۔ [ترجمہ: میرے لیے اللہ ہی کافی ہے، اس کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں، میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور وہ عرش عظیم کا مالک ہے ] (امام ابن سنی نے مرفوعاً اور امام ابو داؤد نے موقوفاً اس حدیث کو ذکر کیا ہے) اس دعا کو پڑھنے کا فائدہ یہ ہے کہ: جو اسکو صبح و شام سات بار پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسے اس کے دنیوی اور اخروی غموں سے نجات دیدگا جیسا کہ اسی حدیث میں بیان کیا گیا ہے۔



(اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي ، اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي وَآمِنْ رَوْعَاتِي ، اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيْ ، وَمِنْ خَلْفِي ، وَعَنْ يَمِينِي ، وَعَنْ شِمَالِي ، وَمِنْ فَوْقِي ، وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي) [ترجمہ: اے اللہ ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں ہر طرح کی معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ ! اپنے دین، دنیا، اہل خانہ اور مال و دولت کے متعلق عافیت اور معافی کا طلب گار ہوں، اے اللہ ! میرے عیبوں پر پردہ ڈال دے، اور میری گھبراہٹوں سے مجھے امن دے، اے اللہ ! میرے آگے ، پیچھے ، دائیں ، بائیں اور اوپر سے میری حفاظت فرما، اور میں تیری عظمت کی پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ میں اپنے نیچے سے اچانک ہلاک کر دیا جاؤں]۔ (داؤد اور ابن ماجہ)

(اللَّهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبِّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكُهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي، وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ، وَأَنْ أَقْتَرِفَ عَلَى نَفْسِي سُوءًا أَوْ أَجُرَّهُ إِلَى مُسْلِمٍ). [ترجمہ: اے اللہ! چھپے اور کھلے سب کو جاننے والے، آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے، تو ہی ہر چیز کا پروردگار اور مالک ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں اپنے نفس کی برائی، شیطان کے شر اور اس کے شرک سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اور اس بات سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں کہ میں اپنے آپ پر برائی ڈھاؤں یا کسی مسلمان تک برائی کو لے جاؤں] امام ترمذی اور امام ابو داؤد نے یہ حدیث روایت کی ہے۔

تین بار یہ پڑھے : (بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ، وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ). [ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع، وہ ذات کہ جس کے نام سے کوئی چیز بھی زمین میں ہو یا آسمان میں نقصان نہیں دے سکتی اور وہی سننے والا اور جاننے والا ہے] (امام ابو داؤد، امام ترمذی، ابن ماجہ اور امام احمد بن حنبل) اس دعا کے پڑھنے کا فائدہ یہ ہے کہ : جو بھی اس کو تین بار صبح اور تین بار شام میں پڑھے گا اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی جیسا کہ اس حدیث میں بیان کیا گیا ہے۔

تین بار یہ پڑھے : (رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا ، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا ، وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا). [ترجمہ: میں اللہ کو بطور رب اور اسلام کو بطور دین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بطور نبی مان کر راضی ہوں۔] (امام ابو داؤد، امام ترمذی، ابن ماجہ اور امام احمد بن حنبل) اس کا فائدہ یہ ہے کہ جو اس کو صبح و شام پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ کے لئے حق ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے روزِ قیامت راضی کر دے گا۔

14

( يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ ، أَصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهُ ، وَلَا تَكِلْنِيْ إِلَى نَفْسِيْ طَرْفَةً عَيْنٍ). [ترجمہ: اے ہمیشہ اپنے آپ زندہ رہنے والے اور اس کائنات کو قائم رکھنے والے! تیری رحمت کے صدقے میں مدد کا طلب گار ہوں، میرے تمام معاملات سنوار دے، اور مجھے ایک پل کے لیے بھی میرے نفس پر مت چھوڑا۔] (امام حاکم نے اس کو روایت کر کے اسے صحیح بتایا ہے اور امام ذہبی نے انکی موافقت کی ہے)۔

15

(أَصْبَحْنَا عَلَى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ، وَكَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ، وَدِينِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِلَّةِ آبَائِنَا إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا مُّسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ). [ترجمہ : ہم نے فطرت اسلام ، کلمہ اخلاص ، اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین اور اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی ملت پر صبح کی جو ایک رخ اور فرماں بردار تھے اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔]

16

سوار یہ پڑھے: (سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ) [ترجمہ : اللہ ہی کو پاکی ہے، وہ اپنی تعریف کے ساتھ ہے] (مسلم) اس کا فائدہ یہ ہے کہ: جو کوئی شخص صبح و شام کو یہ پڑھے تو قیامت کے دن کوئی بھی اس سے افضل عمل لے کر نہیں آئے گا، سوائے اس شخص کے جس نے اسکی طرح یہی الفاظ کہے ہوں یا اس سے زیادہ کہے ہوں، اور دوسرا فائدہ یہ ہے کہ جو شخص اسکو پڑھے گا اسکے سارے گناہ معاف ہو جائیں گے اگرچہ سمندر کے جھاگوں کے برابر ہوں)۔

17

صبح کو سو بار یہ پڑھے: ( لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ). [ترجمہ: ایک تنہا اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی ساجھی نہیں ، بادشاہی اسی کی ہے ، تعریف اسی کی ہے اور وہ ہر شے پر خوب قادر ہے ]۔ (بخاری اور مسلم) اس کا فائدہ یہ ہے کہ جو اس دن میں سو بار پڑھے گا تو اس کو نیچے آنے والی چیزیں حاصل ہونگی:۔  
 ۱ = دس غلام آزاد کرنے کو ثواب ملے گا۔  
 ۲ = اسکے نامہ اعمال میں سو نیکیاں لکھ دی جائیں گی۔  
 ۳ = اور یہ دعا اسکے لیے اس دن شام تک شیطان کے شر سے ڈھال بن جائے گی جیسا کہ اسی حدیث میں بیان کیا گیا ہے۔

18 دن میں سو بار: ( اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَآتُوْبُ اِلَيْهِ ) [ میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع لاتا ہوں ] پڑھے۔ (بخاری و مسلم)

19 صبح کے وقت یہ پڑھے: ( اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا، وَرِزْقًا طَیِّبًا، وَعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا ) [ ترجمہ : اے اللہ! میں تجھ سے نفع بخش علم، پاک رزق اور قبول ہونے والے عمل کا طلبگار ہوں ]۔ ( ابن ماجہ )

20 تین بار یہ پڑھنا بھی سنت ہے: ( سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ ، عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ کَلِمَاتِهِ )۔ [ترجمہ: اللہ ہی کو پاکی ہے، اور وہ اپنی تعریف کے ساتھ، جتنی اس کی مخلوق کی تعداد ہے اور جتنی اس کو پسند ہے اور جتنا اس کے عرش کا وزن اور جتنی اس کے کلمات کی سیاہی ہے]۔ (مسلم)

21 شام کے وقت تین بار یہ پڑھنا بھی سنت ہے: ( اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ )۔ [ترجمہ: میں تمام مخلوقات کے شر اور برائی سے اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ چاہتا ہوں]۔ ( ترمذی، ابن ماجہ اور امام احمد بن حنبل )

ان اذکار میں سے کسی ایک ذکر کو بھی پڑھ لیا تو ایک سنت پر عمل ہو جائے گا، اسی لئے صبح و شام ہر مسلمان کو ان اذکار کی حفاظت کرنا چاہیے تاکہ زیادہ سے زیادہ سنتوں پر عمل ہو سکے۔

اور مسلمان کو چاہیے کہ وہ ان اذکار کو اخلاص، سچے دل اور کامل یقین کے ساتھ پڑھے، اور ان اذکار کے معانی کو محسوس کرے تاکہ اسکی واقعی زندگی، اس کے اخلاق اور اس کے طور طریقے میں یہ اثر کر سکیں۔





1000

سنتیں



رہنمائے اذکار [دن و رات کے تمام اذکار]

1000

سنتیں

## شام کے اذکار وقت سورج غروب کے بعد شروع ہوتا ہے

شب بیداری یا تہجد کی سنتیں:  
اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا : " رمضان کے بعد سب سے افضل روزے اللہ کے مہینے محرم الحرام کے روزے ہیں، اور فرض نماز کے بعد سب سے اچھی نماز رات ( تہجد ) کی نماز ہے۔ " ( مسلم )



01 رات یا تہجد کی نماز کی سب سے اچھی تعداد گیارہ یا تیرہ رکعت ہے لمبے قیام یعنی دیر تک کھڑے رہنے کے ساتھ، کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ : " اللہ کے رسول ﷺ گیارہ رکعت نماز پڑھتے تھے اور وہی آپ کی نماز ہوتی تھی۔ " ( بخاری ) ایک دوسری روایت میں ہے: " تیرہ رکعت پڑھتے تھے " ( بخاری )

02 اس کے لیے یہ بھی سنت ہے کہ جب رات یا تہجد کی نماز کا ارادہ کرے تو پہلے مسواک کرلے، اور سورہ آل عمران کی آخری آیتیں پڑھے یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ﴾ [ترجمہ: بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کی با ہم بدلیوں میں نشانیاں ہیں عقلمندوں کے لئے ] سے سورت کے آخر تک۔

03 اسی طرح یہ بھی سنت ہے کہ جو دعائیں نبی کریم ﷺ سے ثابت ہیں ان کے ذریعہ دعا کرے، (ان میں سے یہ دعا بھی ہے): ( اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ، وَقَوْلُكَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ ). [ ترجمہ: اے اللہ! تیرے ہی لیے ساری تعریفیں ہیں، تو ہی زمین اور آسمانوں اور ان میں جو کچھ ہے سب کا بنانے والا ہے، تیرے ہی لیے ساری خوبیاں ہیں، تو نور ہے آسمانوں اور زمینوں کا، اور جو کچھ ان میں ہے اس کا، تیرے ہی لیے ساری بڑائیاں ہیں، تو آسمانوں اور زمینوں کا مالک ہے، تیرے ہی لیے ساری تعریفیں ہیں، تو حق ہے، تیرا وعدہ حق ہے، تجھ سے ملنا حق ہے، تیرا فرمان حق ہے، جنت حق ہے، دوزخ حق ہے، اور سارے نبی برحق ہیں ]۔



04

یہ بھی سنت سے ہے کہ رات یا تہجد کی نماز دو مختصر رکعتوں سے شروع کرے تاکہ ان دو رکعتوں کے ذریعہ آئندہ رکعتوں کے لیے چست ہو جائے، اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تم سے کوئی جب رات کو نماز پڑھے تو دو مختصر یا خفیف رکعتوں سے نماز کو شروع کرے"۔ (مسلم)

05

اسی طرح یہ بھی سنت ہے کہ نماز میں (قراءات سے پہلے) کوئی ایسی دعا پڑھے جو نبی کریم ﷺ سے ثابت ہو جیسے: (اللَّهُمَّ رَبَّ جِبْرَائِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ، فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ، اهْدِنِي لِمَا اخْتَلَفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ، إِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ)۔

[ترجمہ: اے اللہ! جبریل، میکائیل اور اسرافیل کے پروردگار! آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کرنے والے! کھلے اور چھپے کو جاننے والے! تو ہی اپنے بندوں کے درمیان ان باتوں میں حق فیصلہ فرماتا ہے جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں، اپنی رحمت سے مجھے حق کی راہ چلا جس میں اختلاف ہو گیا ہے، بیشک تو جسے چاہتا ہے سیدھا راستہ چلاتا ہے]۔

06

رات یا تہجد کی نماز کو لمبا کرنا یا اسے دیر تک پڑھنا سنت ہے، اللہ کے رسول ﷺ سے سوال کیا گیا: کونسی نماز بہتر ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا:

"قنوت کو لمبا کرنا" (نماز میں دیر تک ٹھہرنا) یہاں "قنوت" سے مراد قیام یعنی کھڑے رہنا ہے۔ (مسلم)

07

عذاب کی آیت پر پناہ مانگنا بھی سنت ہے، لہذا یوں کہے: (أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ) [ترجمہ: اللہ کے عذاب سے میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں]، اسی طرح رحمت کی آیت پر رحمت طلب کرنا بھی سنت ہے، لہذا یوں کہے: (اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ) [ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل و کرم کا طلبگار ہوں]، یوں ہی اللہ کی پاکی پر مشتمل آیت کے وقت اللہ کی تسبیح و پاکی بیان کرنا بھی سنت ہے۔

1000

سنتیں

## وتر اور اس کی سنتیں



01 جو شخص تین رکعت وتر پڑھے اس کے لیے سنت ہے کہ وہ سورہ فاتحہ کے بعد پہلی رکعت میں سورہ : ﴿سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ اور دوسری رکعت میں سورہ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ اور تیسری رکعت میں سورہ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ پڑھے، جیسا کہ ابو داؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

02 یہ بھی سنت ہے کہ وتر سے سلام پھیرنے کے بعد تین بار (سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقَدُّوسِ) [ترجمہ: پاکی ہے پاک مالک کے لئے] کہے، -امام دار قطنی کی روایت میں اس حدیث میں کچھ اضافہ ہے- اور تیسری بار میں بلند آواز سے اور تھوڑا کھینچ کر کہے اور ساتھ میں یہ بھی کہے (رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ) [ترجمہ: فرشتوں اور روح کے مالک] ارنوط نے اس حدیث کو صحیح بتایا ہے یوں ہی ابو داؤد اور نسائی نے اس کو روایت کیا ہے۔

1000

سنتیں

## سونے سے پہلے کی سنتیں



01 یہ دعا پڑھنا: ( اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا ) [ اے اللہ تیرے ہی نام پر مرتا اور جیتا ہوں ] (بخاری)

02 اپنی ہتھیلیوں کو ملا کر ان میں پھونکے اور پھر (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) ، (قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ) اور (وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ) پڑھے ، پھر اپنی دونوں ہتھیلیوں کو جہاں تک ہو سکے اپنے جسم پر ملے، اس کے لیے سر، چہرہ اور جسم کے اگلے حصے سے شروع کرے، اور یہ عمل تین بار کرے۔ ( بخاری )

03 آیت الکرسی پڑھنا: ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾ (بخاری)  
اس آیت کے پڑھنے کا فائدہ : جو اسے پڑھے گا اللہ کی جانب سے ایک محافظ اس کی حفاظت کریگا اور شیطان اس کے قریب نہیں آئے گا۔

04 یہ دعا پڑھنا: ( بِاسْمِكَ رَبِّي بَكَ وَضَعْتُ جَنْبِي، وَبِكَ أَرْفَعُهُ، إِنْ أَمَسَكْتَ نَفْسِي، فَارْحَمْهَا، وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ )  
[ ترجمہ : اے میرے رب! میں تیرے نام پر اپنے پہلو کے بل لیٹ رہا ہوں، اور تیرے نام پر ہی اٹھوں گا، اگر تو میری جان کو قبض کر لے تو اس پر رحم فرمانا، اور اگر اسے چھوڑ دے تو اس کی ایسے حفاظت فرمانا جیسے تو نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے ]۔ (بخاری)



05

یہ دعا پڑھنا بھی سنت ہے: (اللَّهُمَّ خَلَقْتَ نَفْسِي وَأَنْتَ تَوَفَّاهَا ، لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا ، إِنَّ أَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا ، وَإِنْ أَمَتَهَا فَاغْفِرْ لَهَا ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ) [ ترجمہ: اے اللہ! تونے ہی میری جان پیدا کی، تو ہی اسے فوت کرے گا، تیرے ہی لیے اسے مرنا اور جینا ہے، اگر تو اسے زندہ رکھے تو اس کی حفاظت کر، اور اگر اسے موت دے تو اسے بخش دے، اے اللہ! میں تجھ سے عافیت کا سوال کرتا ہوں]۔ (مسلم)

06

اپنا ہاتھ دائیں رخسار کے نیچے رکھ کر تین بار یہ پڑھے: (اللَّهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ) [ ترجمہ: اے اللہ! مجھے تیرے عذاب سے اس دن محفوظ رکھنا جب تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا]۔ (ابو داؤد اور ترمذی)

07

تینتیس (۳۳) بار (سبحان اللہ)، تینتیس (۳۳) بار (الحمد للہ) اور چونتیس (۳۴) بار (واللہ اکبر) پڑھنا۔ (بخاری و مسلم)

08

اس دعا کا پڑھنا: ( الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَآوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِي ) [ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا، پلایا، وہی ہمارے لیے کافی ہے، اور اسی نے ہمیں رہنے کیلئے جگہ دی، اور کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جن کی نا تو کفالت کرنے والا کوئی ہے اور نا ہی ٹھکانہ دینے والا کوئی]۔ (مسلم)

09

اس دعا کو پڑھنا: ( اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَ وَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَى مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، أَمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ). [ترجمہ: اے اللہ! میں نے اپنی جان تیرے سپرد کر دی ہے، اپنا معاملہ تیرے حوالے کر دیا ہے، اور اپنے آپ کو تیری طرف متوجہ کر دیا ہے، اور اپنی پشت پناہی کے لیے تیری پناہ میں آگیا ہوں تجھ ہی سے امید کرتے اور ڈرتے ہوئے، تیرے علاوہ کوئی جائے پناہ اور کوئی ٹھکانہ نہیں، میں تیری نازل کی ہوئی کتاب، اور تیرے بھیجے ہوئے نبی پر ایمان لایا]۔ (مسلم)

10

یہ دعا پڑھنا: (اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَى، وَمُنْزِلَ التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْفُرْقَانِ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ، اللَّهُمَّ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ، اقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ، وَأَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ).

11

[ترجمہ: اے اللہ! ساتوں آسمانوں کے مالک، اور عرش عظیم کے پروردگار، ہمارے اور ہر چیز کے پروردگار، گٹھلی اور بیج کو پھاڑنے والے، تورات، انجیل اور قرآن نازل کرنے والے، میں ہر اس چیز کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں جو تیرے قبضہ قدرت میں ہے، اے اللہ! تو ہی اول ہے، تجھ سے پہلے کچھ نہیں، تو ہی آخر ہے تیرے بعد کچھ نہیں، تو ہی غالب ہے تجھ سے اوپر کوئی نہیں، تو ہی باطن ہے، تیرے ما وراء کچھ نہیں، ہمارے قرضے ادا فرما دے، اور ہماری غریبی دور کر کے ہمیں مال دار بنا دے]۔ (مسلم)

12

سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھنا: یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ [ترجمہ: رسول ایمان لایا اس پر جو اس کے رب کے پاس سے اس پر اُترا اور ایمان والے] سے سورت کے آخر تک، حدیث شریف میں ہے: (مَنْ قَرَأَ بَهُمَا فِي لَيْلَةٍ كَفَّتَاهُ) [جس نے سورہ بقرہ کی آخری دو آیتوں کو رات میں پڑھ لیا تو یہ دونوں آیتیں اس کے لیے کافی ہوں گی] (بخاری) اہل علم کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ یہ دو آیتیں کس چیز سے کافی ہوں گی؟ تو اس بارے میں یہ کہا گیا ہے: اس رات قیام کرنے (عبادت) سے کافی ہو جائیں گی، اور یہ بھی کہا گیا ہے (اس رات کی) ہر برائی، آفت اور شر سے کافی ہو جائیں گی (یعنی حفاظت کریں گی)، میں کہتا ہوں کہ: دونوں معنی مراد لینا بھی درست ہے۔ [امام نووی کا کلام پورا ہو گیا [الأذکار]]

13

پاکی کی حالت میں ہونا: حدیث شریف میں ہے کہ: "جب تم اپنے بستر پر جانے کا ارادہ کرو تو وضو کرلو"۔

14

داہنی کروٹ پر سونا: (حدیث شریف میں ہے کہ) "پھر اپنی داہنی کروٹ پر لیٹ جاؤ"۔ (بخاری اور مسلم)

15

اپنا داہنا ہاتھ اپنے داہنے رخسار (گال) کے نیچے رکھنا: "نبی کریم ﷺ جب آرام فرماتے تو اپنا داہنا ہاتھ اپنے رخسار (گال) کے نیچے رکھ لیتے"۔ (ابو داؤد)

16

بستر کو جھاڑنا: (نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا) "تم میں سے کوئی جب اپنے بستر پر جانے کا ارادہ کرے تو اسے جھاڑ لے.... کیونکہ اسے معلوم نہیں کہ اسکے بعد کیا چیز اس بستر پر آئی" (بخاری اور مسلم)

سورہ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ پڑھنا۔ اس کے پڑھنے کا فائدہ یہ ہے کہ وہ شرک سے بچنے کی ڈھال ہے (یعنی وہ شرک سے دور رکھے گی)۔

(ابو داؤد، ترمذی اور امام احمد نے اسے روایت کیا ہے، ابن حبان اور حاکم نے اسے صحیح بتایا اور امام ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے، اور حافظ نے اسے حسن بتایا اور البانی نے صحیح کہا ہے)۔

امام نووی نے ارشاد فرمایا: بہتر یہ ہے کہ انسان اس باب میں ذکر کی گئی تمام چیزوں پر عمل کرے، لیکن اگر نہ ہو سکے تو اپنی حیثیت کے مطابق ان میں سے اہم چیزوں پر عمل کرے۔

بہت زیادہ تلاش و جستجو کے بعد پتہ چلا ہے کہ زیادہ تر لوگ دن و رات میں دو بار سوتے ہیں، تو اس طور پر ان تمام یا بعض سنتوں پر (ایک دن اور رات میں) دو بار عمل ہو گا؛ کیونکہ یہ سنتیں رات کو سونے کے ساتھ خاص نہیں ہیں بلکہ دن کے سونے کو بھی شامل ہیں؛ اس لیے کہ (مذکورہ) حدیثیں عام ہیں۔

### سوتے وقت ان سنتوں پر عمل کرنے کے فائدے :

۱- اگر مسلمان سونے سے پہلے ان تسبیحوں اور اذکار کی حفاظت کرے (یعنی لگاتار ان کو پڑھتا رہے) تو اس کے لیے سو (۱۰۰) صدقوں کا ثواب لکھ دیا جائے گا، کیونکہ حدیث پاک میں ہے کہ: "ہر ایک بار (سُبْحَانَ اللَّهِ) کہنا ایک صدقہ، اور ہر ایک بار (اللَّهُ أَكْبَرُ) کہنا ایک صدقہ، اور ہر ایک بار (الْحَمْدُ لِلَّهِ) کہنا ایک صدقہ، اور ہر ایک بار (لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ) کہنا ایک صدقہ ہے۔" (مسلم)\* امام نووی نے ارشاد فرمایا کہ: اس کا مطلب یہ ہے کہ اسے ایک صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا۔

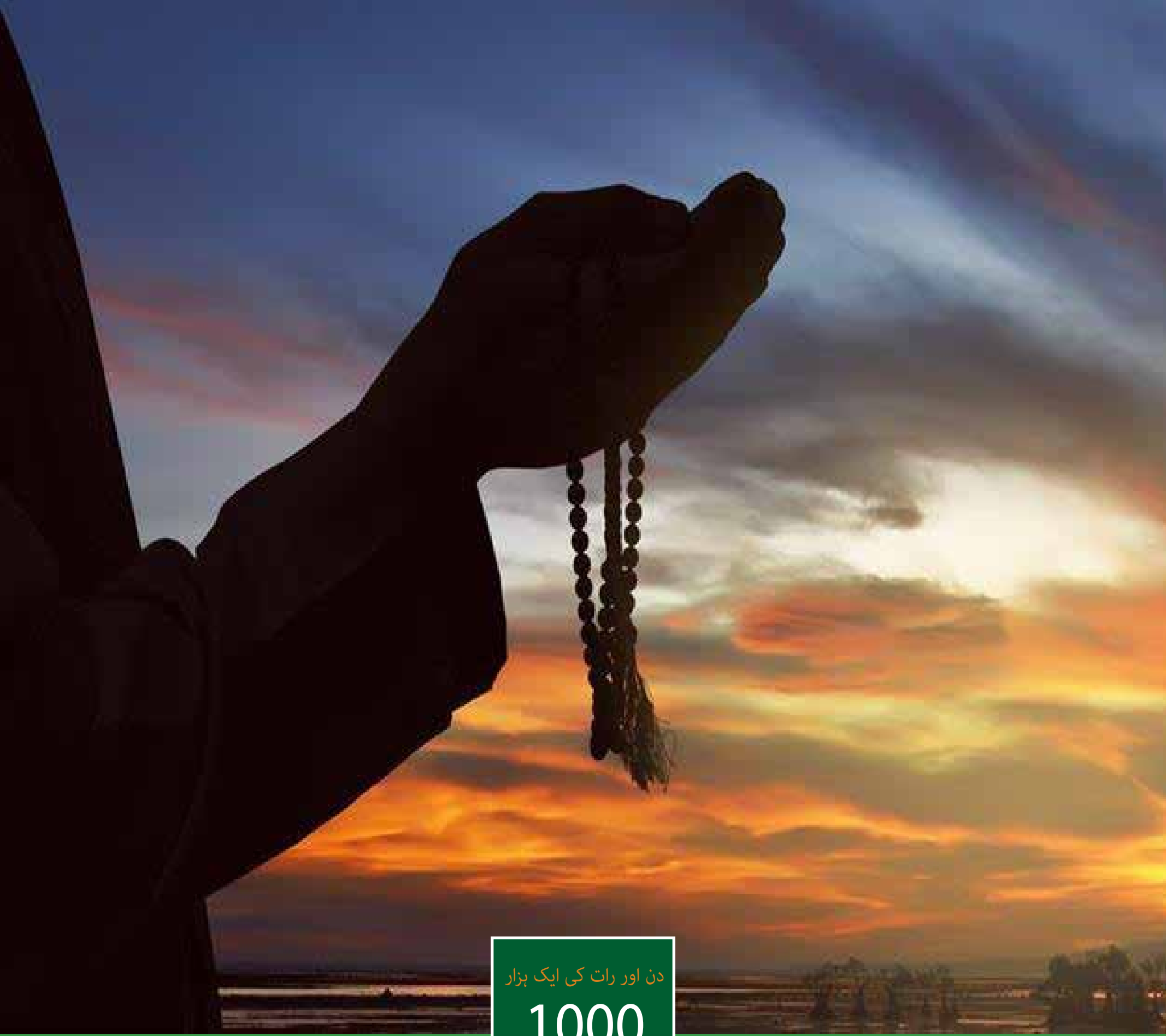
۲: اگر مسلمان سونے سے پہلے ان تسبیحات (اذکار) کی حفاظت کرے (یعنی لگاتار ان کو پڑھتا رہے) تو جنت میں اس کے لیے سو (۱۰۰) درخت لگا دیئے جائیں گے جیسا کہ نماز کے بعد اذکار کے فائدہ کے بارے میں ابن ماجہ کی روایت کی ہوئی حدیث میں گزرا۔

۳: اللہ تعالیٰ اس بندے کی حفاظت فرمائے گا، اس رات شیطان کو اس سے دور رکھے گا، اور تمام برائیوں اور آفتوں سے اسے بچائے گا۔

۴: چوتھا فائدہ یہ ہے کہ وہ بندہ اللہ تعالیٰ کے ذکر، اس کی اطاعت و فرماں برداری، اس پر بھروسہ اور اس سے مدد طلب کرنے کے ذریعہ اپنے دن کو ختم کرے گا۔







دن اور رات کی ایک ہزار

1000

سنتیں



رہنمائے اذکار



دن اور رات کی ایک ہزار

1000

سنتیں

## رہنمائے اذکار پورے دن کے تمام اذکار

بیت الخلا میں داخل ہونے اور اس سے نکلنے کی سنتیں :

داخل ہوتے وقت پہلے بائیں پاؤں کو داخل کرنا اور نکلتے وقت پہلے داہنے پاؤں کو باہر نکالنا۔

01

داخل ہونے کی دعا: (اللهمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ) [ترجمہ: اے اللہ! میں ناپاک جنوں اور ناپاک جنیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں]۔ (بخاری اور مسلم)

02

نکلنے کی دعا: (غُفْرَانَكَ) [اے اللہ! میں تجھ سے معافی چاہتا ہوں] (نسائی کے علاوہ تمام اصحاب سنن نے اسے ذکر کیا ہے)

03

انسان دن اور رات میں کئی بار بیت-الخلا جاتا ہے لہذا جب جب جائے تو داخل ہوتے اور نکلتے وقت ان چاروں سنتوں پر عمل کرے، دو سنتیں داخل ہوتے وقت اور دو سنتیں نلکتے وقت۔

## وضو کی سنتیں



01 وضو کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا۔

02 وضو کے شروع میں تین بار گٹوں تک ہاتھ دھونا۔

03 چہرہ دھونے سے پہلے کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا۔

04 داہنے ہاتھ سے ناک میں پانی چڑھانا: کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ: " (پھر (اللہ کے رسول ﷺ) نے اپنے گٹوں تک ہاتھ دھلے، پھر کلی کیا اور ناک میں پانی چڑھایا اور ناک جھاڑی یا صاف کی، پھر تین بار اپنے چہرے کو دھویا" (بخاری اور مسلم)

05 جو روزہ سے نہ ہو اسکے لئے کلی کرنے اور ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ (زیادتی) کرنا، کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ: "اور ناک میں پانی چڑھانے میں زیادتی کرو اگر تم تم روزہ سے نہ ہو" (نسائی، ابو داؤد، ترمذی اور ابن ماجہ)

\* کلی کرنے میں زیادتی کرنے کا مطلب یہ ہے: کہ پورے منہ میں پانی اچھی طرح سے گھمائے (یعنی پورے منہ کو اچھی طرح سے صاف کرے)۔

\* ناک میں پانی چڑھانے میں زیادتی کرنے کا مطلب یہ ہے کہ: ناک کے آخری حصے تک پانی کو کھینچے۔

06 ایک ہی چلو پانی سے کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا: کہ دونوں چیزیں الگ الگ پانی سے نہ کرے، (کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ) "پھر انہوں نے (پانی میں) ہاتھ ڈالا، اور ایک ہی چلو (پانی) سے کلی کی اور ناک میں پانی چڑھایا"۔ (بخاری اور مسلم)



07 کلی کرتے وقت مسواک کرنا: کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ: " اگر میری امت پر گراں نہ گزرتا تو میں انہیں ہر وضو کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا"۔ ( احمد بن حنبل اور نسائی)

08 چہرہ دھوتے وقت گھنی داڑھی کا خلال کرنا: ( اللہ کے رسول ﷺ وضو کرتے وقت اپنی داڑھی کا خلال کرتے تھے)(ترمذی)

09 سنت طریقہ پر سر کا مسح کرنا:  
\* سر پر مسح کرنے کا طریقہ یہ ہے: سر کے سامنے والے حصہ سے ہاتھ پھیرنا شروع کرے اور آخری حصہ گدی تک لے جائے، اور پھر دوبارہ سامنے کی طرف ( ہاتھ پھیرتا ہوا) لائے۔  
فرض اور ضروری مسح تو صرف اتنا ہے کہ پورے سر پر جس طرح چاہے مسح کرلے ( یعنی پانی سے تر ہاتھ پھیر لے) کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ: " اللہ کے رسول ﷺ نے اپنے سر کا مسح کیا تو دونوں ہاتھوں کو آگے سے پیچھے لے گئے اور پھر پیچھے سے آگے لے گئے"۔(بخاری اور مسلم)

10 ہاتھ اور پیر کی انگلیوں کا خلال کرنا ( یعنی ہاتھ اور پاؤں کی انگلیوں کے بیچ انگلیاں پھیرنا) کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ: " اچھی طرح سے وضو کرو اور انگلیوں کا خلال کرو"۔ ( نسائی، ابو داؤد، ترمذی اور ابن ماجہ)

11 " تیامن" یعنی ہاتھوں اور پیروں میں سے پہلے داہنے ہاتھ پاؤں کو دھونا، کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ " اللہ کے رسول ﷺ کو نعلین شریف ( جوتے یا چپل) پہننے اور پاکی حاصل کرنے میں داہنی طرف سے شروع کرنا پسند تھا"۔ ( بخاری اور مسلم)

12 چہرہ، دونوں ہاتھوں اور پیروں کو ایک بار سے زیادہ تین بار تک دھونا۔



13

وضو کرنے کے بعد کلمہ شہادت پڑھنا ( **أشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمداً عبده ورسوله** ) [ ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول اور اس کے بندے ہیں]۔ اس کے پڑھنے کا فائدہ یہ ہے کہ : اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جائیں گے، وہ جس دروازہ سے چاہے داخل ہو۔ (مسلم)

14

گھر سے وضو کر کے نکلنا: اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: " جو شخص گھر ہی سے پاک ہو کر اللہ کے فرائض میں سے کسی فریضہ کو ادا کرنے کے لئے اللہ گھروں میں سے کسی گھر ( یعنی کسی مسجد ) کی طرف نکلے تو اس کے دونوں قدم چلنا اس طرح ہونگے کہ ایک قدم اس کا ایک گناہ مٹائے گا اور دوسرا قدم اس کا ایک درجہ بڑھائے گا۔ (مسلم)

15

ملنا یا رگڑنا: یعنی پانی کے ساتھ ساتھ یا پانی ڈالنے کے بعد عضو پر ہاتھ پھیرنا۔

16

پانی کے استعمال میں میانہ روی برتنا: ( یعنی ضرورت کے حساب سے ہی پانی کھرچ کرنا) کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ : اللہ کے رسول ﷺ ایک مد پانی سے وضو کرتے تھے۔

17

چاروں اعضاء یعنی دونوں ہاتھوں اور دونوں پیروں میں واجب یا ضروری جگہ سے کچھ زیادہ دھونا؛ کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ : " حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وضو کیا تو ہاتھ بازوؤں تک، اور پاؤں پنڈلیوں تک دھوئے، اور پھر ارشاد فرمایا کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا "۔ (مسلم)

18

وضو کرنے کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا، کیونکہ اللہ کے رسول - صل اللہ علیہ و سلم - نے ارشاد فرمایا کہ : " جو شخص میرے اس وضو کی طرح وضو کرے اور پھر دو رکعت نماز پڑھے اور دونوں کے درمیان اپنے آپ سے بات چیت نہ کرے ( یعنی دنیاوی سوچ و فکر میں نہ پڑے) تو اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جائیں گے "۔ (امام بخاری اور مسلم دونوں نے اسے روایت کیا ہے، مگر امام مسلم نے عقبہ بن عامر سے روایت کی ہے اس میں یہ ہے کہ: " اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی " )۔

19

اچھی طرح وضو کرنا: یعنی ہر عضو کو اس طرح دھوئے جیسا کہ اس کا حق ہے، سب اعضاء کو اچھی طرح اور پورے طور پر دھوئے۔

مسلمان دن و رات میں کئی بار وضو کرتا ہے، کچھ پانچ بار اور کچھ اس سے زیادہ بار اگر چاشت یا تہجد کی نماز بھی پڑھے تو، تو مسلمان جتنی بار وضو کرتا ہے اگر ان سنتوں کا خیال کرے اور ان پر عمل کرے تو وہ اس طرح سے بڑا اجر و ثواب حاصل کر سکتا ہے۔

## مسواک کرنا



اسکے چند اوقات ہیں جن میں مسلمان دن و رات میں اسے کرتا :  
 \* اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا : " اگر میری امت پر دشوار نہ گزرتا تو میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا " (بخاری و مسلم)

\* دن و رات میں مسلمان کم از کم بیس بار مسواک کرسکتا ہے، چنانچہ پانچ فرض نمازوں، مؤکدہ سنتوں، چاشت کی نماز اور وتر کے لیے، اور گھر میں داخل ہوتے وقت بھی (مسواک کرنا چاہیئے) کیونکہ اللہ کے رسول ﷺ گھر میں داخل ہوتے وقت سب سے پہلے مسواک کرتے تھے جیسا کہ حضرت عائشہ -رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس کی خبر دی، جیسا کہ صحیح مسلم میں ہیں، تو جب گھر میں داخل ہو تو سب سے پہلے مسواک کرو تاکہ سنت پر عمل ہو جائے، اور اسی طرح قرآن کی تلاوت کرنے سے پہلے، اور منہ کی بو بدلنے، سو کر اٹھنے اور وضو کرنے کے وقت، اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا :

" مسواک منہ کو صاف کرتی ہے اور اللہ کو راضی کرتی ہے" - (امام احمد نے اسے روایت کیا ہے)

اس سنت پر عمل کرنے کے فائدے :

- ۱- اللہ عزوجل اپنے بندہ سے راضی ہو جاتا ہے۔
- ۲- وہ منہ کو صاف کرتی ہے۔

## جوتے / چیل پہننے کی سنتیں

اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا :

"تم سے کوئی شخص جب چیل یا جوتا پہنے تو پہلے داہنے پیر میں پہنے، اور جب اتارے تو ہیلے بائیں پیر سے اتارے، اور دونوں پہنے یا پھر دونوں اتار دے (یعنی ایسا نہ کرے کہ ایک ہی چیل یا جوتا پہنے رہے)۔ (مسلم)

\* دن و رات میں یہ سنت مسلمان کے ساتھ کئی بار پیش آتی ہے، چنانچہ وہ مسجد داخل ہوتے اور نکلتے وقت، بیت الخلا میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت، گھر کے باہر کام کو جاتے اور آتے وقت چیل / جوتے پہنتا ہے، چنانچہ دن اور رات میں چیل / جوتے پہنتے وقت کئی بار یہ سنت پیش آتی ہے، تو جب بھی سنت کے مطابق اسے پہنے گا یا اتارے گا اور اس نیت کو دل میں حاضر رکھے گا تو اس کو بہت بڑا اجر و ثواب ملے گا اور اس کی تمام حرکات و سکنات سنت کے مطابق ہونگی۔





## کپڑے پہننے کی سنتیں



جن کاموں کو تقریباً اکثر لوگ دن و رات میں بار بار کرتے ہیں انہیں میں سے کپڑے پہننا اور اتارنا بھی بے مثلاً یا تو نہانے، یا سونے یا کسی اور کام کے لیے کپڑے پہنتے اور اتارتے ہیں۔

کپڑے پہننے اور اتارنے کی چند سنتیں ہیں:

01 (بسم اللہ) پڑھنا چاہے کپڑے اتارے یا پہنے، امام نووی نے ارشاد فرمایا: (بسم اللہ) پڑھنا تمام (نیک) کاموں میں مستحب ہے۔

02 اللہ کے رسول ﷺ جب بھی کوئی کپڑا، قمیص، چادر یا عمامہ پہنتے تو آپ فرماتے تھے: "اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهِ وَخَيْرِ مَا صُنِعَ لَهُ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ" [اے اللہ! میں تجھ سے اس کی بھلائی اور جس چیز کے لئے یہ بنایا گیا ہے اس کی بھلائی طلب کرتا ہوں، اور اس کی بُرائی سے اور جس چیز کے لئے یہ بنایا گیا ہے اس کی بُرائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں] (اسے امام داؤد، ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے، ابن حبان اور حاکم نے اس کی تصحیح کی ہے، امام حاکم نے فرمایا کہ یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق ہے، امام ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے)۔

03 کپڑے پہنتے وقت داہنے سے شروع کرے، کیونکہ اللہ کے رسول ﷺ کی حدیث پاک میں ہے: "جب تم (کپڑے) پہنے تو اپنے داہنے سے شروع کرو"۔ (ترمذی، داؤد ابن ماجہ، یہ حدیث صحیح ہے)

04 اور جب اپنے کپڑوں اور پائجاموں کو اتارے تو پہلے بائیں کو اتارے اور پھر داہنے کو۔

## گھر میں داخل ہونے اور نکلنے کی سنتیں



امام نووی نے ارشاد فرمایا: " ( گھر میں داخل ہوتے وقت ) (بسم اللہ) پڑھنا، اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنا، اور گھر والوں کو سلام کرنا مستحب و پسندیدہ ہے۔

01 گھر میں داخل ہوتے وقت اللہ کا ذکر کرنا: کیونکہ اللہ کے رسول ﷺ کی حدیث پاک میں ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: " جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے اور داخل ہوتے وقت اور کھاتے وقت اللہ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان کہتا ہے: چلو اس گھر میں تمہارے لیے نا تو رات گزارنے کی جگہ ہے اور نا ہی رات کا کھانا"۔ (مسلم)

02 گھر میں داخل ہونے کی دعا پڑھنا: کیونکہ اللہ کے رسول ﷺ کی حدیث پاک میں یہ دعا آئی ہے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَ بِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَعَلٰی اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا، ثم یسلم علی اہله"۔

[ ترجمہ: اے اللہ، میں تجھ سے داخل ہونے کی بھلائی اور نکلنے کی بھلائی/ گھر کے اندر اور باہر کی بھلائی مانگتا ہوں، اللہ کے نام سے ہم داخل ہوئے اور اللہ کے نام ہی سے نکلے، اور اللہ ہی پر، جو ہمارا پروردگار ہے، ہم نے بھروسہ کیا، اور پھر اپنے گھر والوں کو سلام کرے] (داؤد)

\* چنانچہ وہ گھر میں داخل ہونے اور اس سے نکلتے وقت اللہ پر بھروسہ کو یاد کرے گا تو اس طرح سے اس کا اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ تعلق رہے گا۔

03 مسواک کرنا: ( اللہ کے رسول ﷺ جب گھر میں داخل ہوتے تو سب سے پہلے مسواک کرتے ) ۱ (مسلم)





گھر والوں کو سلام کرنا: کیونکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے : ﴿فَإِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللَّهِ مُبَرَكََةً طَيِّبَةً﴾ [ترجمہ: پھر جب کسی گھر میں جاؤ تو اپنوں کو سلام کرو ملتے وقت کی اچھی دعا اللہ کے پاس سے مبارک پاکیزہ]

\* اگر فرض کیا جائے یا مان لیا جائے کہ مسلمان ہر فرض نماز کے بعد جو وہ مسجد میں پڑھتا ہے اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے، تو اس طرح صرف دن اور رات میں گھر میں داخل ہوتے وقت ۲۰ سنتیں پر عمل کر سکتا ہے۔

\* اور گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھے : (بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ، يَقَالُ لَهُ كُفَيْتَ ، وَوُقِيَتْ ، وَهُدِيتَ ، وَتَنَحَّى عَنْهُ الشَّيْطَانُ) [ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ میں نے اللہ پر بھروسہ کیا اور اللہ کی مدد کے بغیر نہ کسی چیز سے بچنے کی طاقت ہے نہ کچھ کرنے کی، تو اس سے کہا جاتا ہے: تجھے اللہ کافی ہے اور تجھے شر سے بچا لیا گیا ہے اور تیری راہنمائی کردی گئی ہے، اور اس سے شیطان کو دور کر دیا جائے گا] امام داؤد اور ترمذی نے اسے روایت کیا ہے۔

\* اور مسلمان دن و رات میں کئی بار اپنے گھر سے نکلتا ہے، چنانچہ مسجد میں نماز ادا کرنے کے لئے، گھر کے کاموں / ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے وہ اپنے گھر سے نکلتا ہے، تو جب جب وہ اپنے گھر سے باہر نکلے گا اور اس سنت پر عمل کرے گا تو بڑی بھلائی اور بہت زیادہ ثواب پائے گا۔

گھر سے باہر نکلنے کی اس سنت پر عمل کرنے کا فائدہ یہ ہے کہ :

۱: اس کے ذریعے دنیا اور آخرت کے ہر اہم معاملہ سے اس شخص کو اللہ تعالیٰ کی کفایت حاصل ہو جائے گی۔

۲: ہر شر اور بری چیز سے چاہے وہ شیطان کی طرف سے ہو یا انسان کی طرف سے، وہ شخص اس سے محفوظ رہے گا۔

۳: اس کی وجہ سے اس شخص کو ہدایت و رہنمائی مل جائے گی اور ہدایت گمراہی کی ضد ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ تمام دنیا اور آخرت کے تمام کاموں میں اس کو ہدایت دے گا اور اس کی رہنمائی فرمائے گا۔



## مسجد جانے کی سنتیں



01 مسجد میں جانے کے لیے جلدی کرنا: اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اذان اور پہلی صف میں کتنا اجر ہے پھر اس کے لیے انہیں قرعہ اندازی کرنی پڑے تو وہ قرعہ اندازی کر گزریں، اور اگر انہیں پتہ چل جائے کہ نماز کے لیے جلدی جانے میں کتنا ثواب ہے تو وہ ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کریں، اور اگر انہیں خبر لگ جائے کہ عشاء اور فجر کی نمازوں میں کتنا اجر و ثواب ہے تو وہ ہر حال میں ان نمازوں کو ادا کرنے کے لیے آئیں اگرچہ انہیں گھٹنوں کے بل کیوں نہ آنا پڑے"۔ (بخاری و مسلم)

اس حدیث میں لفظ "تجھیر" آیا ہے، امام نووی نے ارشاد فرمایا: "تجھیر" کا مطلب نماز کے لئے مسجد کی طرف جلدی کرنا ہے۔

02 مسجد کی طرف جانے کی دعا پڑھنا: (اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا، وَفِي لِسَانِي نُورًا، وَاجْعَلْ لِي فِي سَمْعِي نُورًا، وَاجْعَلْ فِي بَصَرِي نُورًا، وَاجْعَلْ مِنْ خَلْفِي نُورًا وَمِنْ أَمَامِي نُورًا، وَاجْعَلْ مِنْ فَوْقِي نُورًا وَمِنْ تَحْتِي نُورًا اللَّهُمَّ أَعْطِنِي نُورًا) [ترجمہ: اے اللہ! میرے دل میں، میری زبان میں، میرے کانوں میں، میری نظر / آنکھ میں، میرے پیچھے، میرے آگے، میرے اوپر اور میرے نیچے نور کردے، اور مجھے نور عطا فرما] امام مسلم نے اسے روایت کیا ہے۔

03 سکون اور وقار کے ساتھ چلنا: اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جب تم اقامت سن لو تو نماز کی طرف جاؤ اور تم پر سکون اور وقار لازم ہے"۔ (بخاری و مسلم)

سکون سے مراد ہے: حرکات میں ٹھہراؤ پیدا کرنا اور بے ہودگی سے بچنا۔  
اور وقار سے مراد ہے: نظر کو جھکانا، آواز کو پست رکھنا اور ادھر ادھر نہ دیکھنا۔

04 مسجد کی طرف چل کر جانا: فقہاء نے ارشاد فرمایا ہے کہ سنت یہ ہے کہ مسجد کو جاتے وقت قریب قریب قدم رکھے اور جلد بازی نہ کرے تاکہ زیادہ سے زیادہ نیکیاں حاصل ہو سکیں، اور اس پر دلیل انہوں نے ان نصوص شرعیہ سے لی ہے جو کی مسجد کی طرف زیادہ قدم چلنے کی فضیلت پر دلالت کرتی ہیں، چنانچہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: "کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹاتا اور درجات کو بلند کرتا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: کیوں نہیں اے اللہ کے رسول ﷺ! تو آپ ﷺ نے کئی چیزیں ذکر فرمائیں، ان میں سے ایک یہ تھی کہ مسجدوں کی طرف زیادہ قدم چلنا۔" (مسلم)

05 مسجد میں داخل ہونے کی دعا پڑھنا: (اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ) [ترجمہ: اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے]۔  
حدیث شریف میں ہے کہ: تم میں سے جب کوئی مسجد میں داخل ہو تو اللہ کے نبی ﷺ پر درود بھیجے اور کہے: "اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ"۔ [اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے]  
(اسے نسائی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، ابن حبان)

06 سجد میں داخل ہوتے وقت پہلے دایاں پاؤں اندر رکھنا:  
کیونکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:  
اللہ کے رسول ﷺ کی سنتوں میں سے ایک سنت یہ ہے کہ جب تم مسجد میں داخل ہونے لگو تو پہلے دایاں پاؤں اندر رکھو اور باہر نکلنے لگو تو پہلے بایاں پاؤں باہر رکھو۔" (امام حاکم نے اسے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ: امام مسلم کی شرط کے مطابق یہ حدیث صحیح ہے۔)

07 پہلی صف کے لیے آگے بڑھنا: ایک حدیث میں ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا: "اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اذان اور پہلی صف میں کتنا اجر ہے، پھر اس کے لیے انہیں قرعہ اندازی کرنی پڑے تو وہ قرعہ اندازی کر گزریں۔" (بخاری و مسلم)

08 مسجد سے نکلنے کی دعا پڑھنا: کیونکہ حدیث شریف میں ہے: "اور جب نکلے تو کہے: "اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ" [اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں] (مسلم)





اور امام نسائی کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ : وہ نکلتے وقت بھی اللہ کے رسول ﷺ پر درود شریف پڑھے۔۔

مسجد سے نکلتے ہوئے پہلے بایاں پاؤں باہر رکھنا: کیونکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "اللہ کے رسول ﷺ کی سنتوں میں سے ایک سنت یہ ہے کہ جب تم مسجد میں داخل ہونے لگو تو پہلے دایاں پاؤں اندر رکھو اور باہر نکلنے لگو تو پہلے بایاں پاؤں باہر رکھو۔" (امام حاکم نے اسے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ : امام مسلم کی شرط کے مطابق یہ حدیث صحیح ہے)

تحیۃ المسجد پڑھنا: ارشاد نبوی ﷺ ہے : " تم میں سے کوئی شخص جب مسجد میں داخل ہو تو اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک دو رکعت نماز ادا نہ کر لے۔" (بخاری و مسلم)

\* امام شافعی نے ارشاد فرماتے ہیں : تحیۃ المسجد پڑھنا ( ہر وقت ) جائز ہے بلکہ ان اوقات میں بھی درست ہے جن میں دوسری عام نمازیں نہیں پڑھ سکتے (جیسے سورج نکلتے اور ڈوبتے وقت)۔

\* حافظ ابن حجر نے فرماتے ہیں : فقہاء کا اس بات پر اجماع ہے کہ تحیۃ المسجد پڑھنا سنت ہے۔

\* پانچ نمازیں پڑھنے کے لئے مسجد آتے اور جاتے وقت مسلمان جن سنتوں پر ہر بار عمل کرسکتا ہے وہ سب پچاس سنتیں ہیں۔



## اذان کی سنتیں



اور یہ ( پانچ ) ہیں جیسا کہ حافظ ابن القیم رحمہ اللہ نے زاد المعاد میں ذکر کیا ہے :

اذان کا جواب دینا یعنی سننے والا وہی الفاظ کہے جو موذن کہتا ہے ، سوائے «حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ» [ نماز کی طرف آؤ ] اور «حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ» [ کامیابی کی طرف آؤ ] کے، کیونکہ یہ سن کر سننے والا پڑھے گا «لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ». (بخاری ومسلم)

اس سنت پر عمل کرنے کا پھل اور ثمرہ یہ ملے گا کہ : اس پر عمل کرنے والے کے لئے جنت واجب ہو جائے گی جیسا کہ بخاری اور مسلم میں ہے۔

اذان سننے والا اذان بعد یہ دعا پڑھے: «وَأَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا» [ اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی اور دوسرا معبود نہیں ہے، اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، میں اللہ کی ربوبیت اور محمد ﷺ کی رسالت سے مسرور و خوش ہوں اور یوں ہی میں مذہب اسلام سے راضی ہوں]۔

اس سنت پر عمل کرنے کا ثمرہ یہ ہے کہ : اس شخص کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں جیسا کہ اسی حدیث شریف میں ہے۔

اذان کی تیسری سنت ہے کہ مؤذن کو جواب دینے سے فارغ ہونے کے بعد نبی ﷺ پر درود پڑھا جائے ، اور بہتر یہ ہے کہ " درود ابراہیمی " پڑھا جائے کیونکہ اس سے جامع درود کوئی نہیں۔

\* دلیل : نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے : " جب مؤذن کی اذان سنو تو تم وہی کہو جو مؤذن کہتا ہے پھر مجھ پر درود پڑھو کیونکہ جو کوئی مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود بھیجتا ہے / یا اپنی دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔" (مسلم) اس سنت پر عمل کرنے کا فائدہ اور انعام یہ ہے کہ : اللہ تعالیٰ اس بندے پر دس بار درود بھیجتا ہے ( دس رحمتیں نازل فرماتا ہے)

اللہ تعالیٰ کا بندہ پر درود بھیجنے کا معنی یہ بھی ہے کہ : اللہ تعالیٰ ملأً اُعلیٰ (فرشتوں) میں اپنے اس بندے کی تعریف کرتا ہے۔ اور درود ابراہیمی یہ ہے : " اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ، وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔"



[ اے اللہ! رحمتیں نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور ان کی آل پر، جس طرح تونے رحمتیں نازل کیں حضرت ابراہیم- علیہ السلام- پر اور ان کی آل پر، بے شک تو تعریف کا مستحق بڑی بزرگی والا ہے، اے اللہ! تو برکتیں نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور ان کی آل پر، جس طرح تونے برکتیں نازل فرمائیں حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور ان کی آل پر، بے شک تو تعریف کا مستحق بڑی بزرگی والا ہے۔]-(بخاری)

نبی کریم ﷺ پر درود پڑھنے کے بعد یہ دعا پڑھنا چاہیئے :  
(اَللّٰهُمَّ رَبِّ هٰذِهِ الدَّعْوَةُ التَّامَّةُ وَالصَّلٰوةُ الْقَائِمَةُ اَتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا الَّذِي وَعَدْتَهُ). [اے اللہ! اس مکمل دعا اور قائم ہونے والی نماز کے مالک! حضرت محمد ﷺ کو (ہمارے لیے) وسیلہ (بنا) اور آپکی فضیلت میں اضافہ فرما، اور ان کو مقام محمود پر فائز فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے] امام بخاری نے اسے روایت کیا ہے۔



اس دعا کا فائدہ یہ ہے کہ جو شخص بھی اس دعا کو پڑھے گا اس کے لیے اللہ کے رسول ﷺ کی شفاعت واجب ہو جائے گی۔

اس کے بعد اپنے لیے دعا کرے اور اللہ تعالیٰ سے اُس کا فضل طلب کرے، کیونکہ اس کی دعا قبول کی جائے گی، اس لئے کہ اللہ کے رسول مقبول ﷺ کا فرمان ہے :

”تم بھی اسی طرح کہو جس طرح وہ کہتے ہیں ( یعنی اذان دینے والے، یعنی اذان کا جواب دو) ، پھر جب تم اذان ختم کر لو تو ( اللہ تعالیٰ سے ) مانگو ، تمہیں دیا جائے گا ”۔ (أبو داؤد نے اسے روایت کیا ہے، اور حافظ ابن حجر نے اسے حسن بتایا ہے، اور ابن حبان نے اسے صحیح فرمایا ہے)۔ اس طرح مسلمان اذان کے وقت جن سنتوں پر عمل کرسکتا ہے وہ سب پچاس ہیں۔





## اقامت کی سنتیں



اسی طرح مذکورہ پہلی چار سنتیں اقامت کے وقت بھی کی جائیں گی جیسا کہ "اللجنة الدائمة للبحوث العلمية و الإفتاء" کے فتوے میں صادر ہوا ہے، تو اس طرح ہر نماز کی اقامت کے وقت ادا کی جانے والی سنتوں کی کل تعداد بیس ہے۔

اذان اور اقامت میں آنے والے امور کی رعایت کرنا مستحب و پسندیدہ ہے تا کہ ان شاء اللہ تعالیٰ کی مکمل اطاعت و پیروی ہو جائے اور اسکی جانب سے مکمل ثواب ملے۔

01 اذان اور اقامت کے وقت قبلہ رخ ہونا۔

02 حالت قیام ( کھڑے ہونے کی حالت) میں ہونا۔

03 اذان دیتے وقت پاک ہونا، لیکن اقامت کے صحیح ہونے کے لئے تو پاکی کا ہونا ضروری ہے جبکہ امید و (توسل) مقصود نہ ہو۔

04 اذان اور اقامت، اور خاص طور پر اقامت اور نماز کے درمیان بات چیت نہ کرنا۔

05 اقامت کے درمیان ٹھہراؤ بنائے رکھنا۔

06 اذان میں جہاں جہاں کلمہ جلالت "اللَّهُ" آئے اسکے حرف "الف" اور "ہا" کو صاف صاف اور واضح طور طریقے سے پڑھنا، لیکن اقامت میں ٹھوڑا جلدی اور تیزی سے بولنا چاہیے۔

07 اذان دیتے وقت دونوں کانوں میں انگلیاں رکھنا۔

08 اذان میں آواز کو کھینچنا اور بلند کرنا، اور اقامت میں اس سے کم ( کھینچنا اور کم بلند) کرنا۔

09 اذان اور اقامت کے درمیان کچھ وقت کا فاصلہ رکھنا: روایتوں میں آیا ہے کہ دونوں کے درمیان اس قدر فاصلہ ہو کہ دو رکعت نماز پڑھ لی جائے، یا سجدے کر لیئے جائیں، یا تسبیح پڑھ لی جائے، یا بیٹھا جا سکے یا پھر بات چیت ہو سکے، اور مغرب کی نماز میں اتنے وقت کا فاصلہ کافی ہے کہ سانس لی جا سکے، اور صبح یعنی فجر کی نماز میں ان دونوں کے درمیان بات چیت کرنا مکروہ یعنی نا پسندیدہ ہے جیسا کہ روایتوں میں آیا ہے، اور فقہاء نے ارشاد فرمایا کہ اذان اور اقامت کے درمیان ایک قدم چلنے کی مقدار برابر وقت کا فاصلہ بھی کافی ہوگا، اور اس میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ اس میں وسعت و نرمی اور (لوگوں پر) آسانی ہے ۔



10 اذان - خبر دینے کے لئے ہو یا نماز کے لئے - اور اقامت دونوں کے سننے والے کے لئے یہ مستحب اور پسندیدہ ہے کہ جن الفاظ کو وہ سنے انکو دوہرائے، لیکن جب ( قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ ) [ نماز قائم / یا کھڑی ہو چکی ] سنے تو ( لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ) [ ہر طاقت اور قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے ]۔



## سترہ کی طرف نماز پڑھنا



اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا : " جب تم میں کوئی نماز پڑھے تو سترہ کی طرف نماز پڑھے اور اسکے قریب ہو جائے، اور اپنے اور سترہ کے درمیان سے کسی کو گزرنے نہ دے۔ ( امام ابو داؤد، ابن ماجہ اور ابن خزیمہ نے اسے روایت کیا ہے )

\* نماز پڑھتے وقت سترہ بنانے کے سنت ہونے پر یہ حدیث عام دلیل ہے چاہے مسجد میں پڑھے یا گھر میں، اسی طرح مرد اور عورتیں دونوں اس حکم میں برابر ہیں، اور کچھ نمازی اپنے آپ کو اس سنت سے محروم کر لیتے ہیں کیونکہ ہم انہیں دیکھتے ہیں کہ وہ سترہ بنائے بغیر ہی نماز پڑھ لیتے ہیں۔

\* مسلمان کے ساتھ دن و رات میں کئی بار یہ سنت پیش آتی ہے، چنانچہ سنن مؤکدہ، چاشت کی نماز، تحیۃ المسجد، وتر کی نماز میں اس کے ساتھ یہ سنت پیش آتی ہے، اسی طرح عورت کے ساتھ یہ سنت بار بار پیش آتی ہے جبکہ وہ فرض نماز گھر میں تنہا ادا کرے، اور جماعت کی نماز میں امام مقتدیوں کا سترہ ہوتا ہے۔



## سترے کے مسائل



01 قبلہ رخ جو چیز بھی نمازی اپنے سامنے کر کے نماز پڑھے اس سے سترہ ہو جائے گا جیسے دیوار، عصا / چھڑی یا ستون، سترہ بنانے کے لئے کوئی ایک چیز متعین اور خاص نہیں ہے۔

02 اور سترہ کی اونچائی اونٹ کے اوپر رکھے جانے والے کجاوے کے پچھلے حصے کے برابر یعنی تقریباً ایک بالشت ہونی چاہیئے۔

03 نمازی اور سترہ کے درمیان دو قدم یعنی تقریباً تین گز/ہاتھ کا فاصلہ ہونا چاہئے اس طور پر کہ نمازی اور سترہ کے درمیان اتنی دوری ہو کہ وہ سجدہ کر سکے۔

سترہ امام اور تنہا نماز پڑھنے والے دونوں کے لئے بے چارے فرض نماز ہو یا نفل۔

04 ۴۔ امام کا سترہ ہی مقتدی کا بھی سترہ ہوتا ہے، اسی لیے ضرورت کے وقت مقتدی کے آگے سے گزرنا جائز ہے۔

### اس سنت پر عمل کرنے کا فائدہ:

01 اگر سامنے سے کوئی چیز نماز کو توڑنے یا اس میں کمی کرنے والی گزرے تو سترہ نماز توڑنے (یا اس میں کمی واقع ہونے) سے بچاتا ہے۔

02 سترہ نمازی کی نظر کو ادھر ادھر بہکنے اور تانک جھانک کرنے سے بچاتا ہے، کیونکہ سترہ رکھنے والا زیادہ تر سترہ کے اندر جگہ ہی میں اپنی نگاہ رکھتا ہے، تو اس طرح سے وہ صرف نماز کے معانی میں غور و فکر کرتا ہے۔

03 سترے کے ذریعے نمازی اپنے سامنے سے گزرنے والوں کو گزرنے کی جگہ دے دیتا ہے، تو اس طرح سے اسکے سامنے سے گزرنے کی ضرورت پیش نہیں آتی ہے۔

## دن اور رات میں پڑھے جانے والی نفل نمازیں / یا نوافل



سنت مؤکدہ کے بارے میں اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا :  
 " جو بھی مسلمان بندہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہر روز فرض نمازوں کے علاوہ بارہ رکعت نفل نماز اپنی طرف سے ادا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بناتا ہے یا اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنا دیا جاتا ہے"  
 (مسلم)

اور وہ سنتیں یہ ہیں : چار رکعت ظہر کی نماز سے پہلے اور دو رکعت اسکے بعد، دو رکعت مغرب کے بعد، دو رکعت عشاء کی نماز کے بعد اور دو رکعت فجر کی نماز سے پہلے۔

\* میرے پیارے بھائی! کیا جنت میں گھر ہونے کی تمہیں چاہت نہیں ہے؟!!!  
 اگر ہے تو نبی کریم ﷺ کی اس نصیحت کی حفاظت کر اور فرض نماز کے علاوہ بھی بارہ رکعت نماز پڑھ۔

چاشت کی نماز : یہ [۳۶۰] صدقوں کے برابر ہے، اس لئے کہ انسان کے جسم میں [۳۶۰] ہڈیاں یا جوڑ ہیں، اور روزانہ ان میں سے ہر ایک کے بدلے ایک صدقہ کرنا ضروری ہے تاکہ اس نعمت کا شکریہ ادا ہو جائے، لیکن چاشت کی صرف دو رکعت نماز ان تمام کے بدلے میں کافی ہو جائیں گی۔

اس نماز کا فائدہ یہ ہے جیسا کہ صحیح مسلم میں حضرت ابوذر سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا : " تم میں سے ہر شخص کے ذمہ اس کے جسم کے ایک ایک جوڑ کے شکرانے میں روزانہ صبح ایک صدقہ ہوتا ہے، ہر بار " سبحان اللہ " کہنا ایک صدقہ ہے، بھلائی کا حکم دینا صدقہ ہے، بُرائی سے روکنا صدقہ ہے، اور ہر جوڑ کے شکر کی ادائیگی کیلئے چاشت کے وقت دو رکعت پڑھنا کافی ہو جاتا ہے۔"

01

اس حدیث میں لفظ "سُلامی" آیا ہے جس کا معنی جوڑ ہے۔  
اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے  
ارشاد فرمایا :

"مجھے میرے خلیل ﷺ نے تین چیزوں کی وصیت کی: ایک یہ کہ ہر  
ماہ تین دن کے روزے رکھوں، دوسری یہ کہ چاشت کی نماز پڑھوں، اور  
تیسری یہ کہ وتر پڑھ کر سویا کروں۔" (بخاری و مسلم)

إشراق یا چاشت کی نماز کا وقت: سورج نکلنے کے پندرہ منٹ بعد شروع  
ہوتا ہے، اور ظہر کی نماز سے پندرہ منٹ پہلے تک رہتا ہے۔  
اسکے پڑھنے کا سب سے افضل وقت: جب سورج کی تپش اور حرارت  
خوب تیز اور زیادہ ہو جائے۔  
اسکی تعداد: کم از کم دو رکعت، زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعت ہے، اور یہ  
بھی کہا گیا ہے کہ زیادہ کی کوئی حد نہیں۔

ظہر کی سنتیں :

ظہر کی سنتیں جو نماز سے پہلے پڑھی جاتی ہیں چار ہیں، جبکہ جو ظہر  
کی فرض نماز کے بعد پڑھی جاتی ہیں وہ دو رکعت ہیں۔

عصر کی سنتیں :

اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا : "اللہ اس شخص پر رحم کرے جو  
عصر سے پہلے چار رکعت پڑھے۔" (ابو داؤد و ترمذی)

مغرب کی سنتیں :

اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا : "مغرب سے پہلے نماز پڑھو، تیسری  
بار میں ارشاد فرمایا : "اس کے لئے جو پڑھنا چاہے۔" (بخاری)

عشا کی سنتیں :

اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا : ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے، ہر  
دو اذانوں کے درمیان نماز ہے، ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے، اور تیسری  
بار میں یہ بھی ارشاد فرمایا : "اس کے لئے جو پڑھنا چاہے۔" (بخاری و  
مسلم)



دن اور رات کی ایک ہزار

1000

سنتیں

## نماز کے بعد بیٹھنا



حدیث شریف میں ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ جب فجر کی نماز نماز  
پڑھ کا فارغ ہو جاتے تو اچھی طرح سورج نکلنے تک اپنی نماز  
پڑھنے کی جگہ بیٹھے رہتے۔ (مسلم)



## نماز کی قولی ( کہی جانے والی / زبانی ) سنتیں



01 تکبیر تحریمہ کے بعد دعائے استفتاح ( شروع کرنے کی دعا ) پڑھنا:  
اور وہ یہ ہے : ( سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ ، وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ ) [اے اللہ! تو پاک ہے اور اپنی تعریف کے ساتھ ہے، اور تیرا نام با برکت ہے، اور تیری بزرگی بلند ہے، اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں]۔  
اور دوسری دعا بھی ہے :

( اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ نَقِّنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ ) [اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنی دوری کر دے جتنی دوری تو نے مشرق و مغرب کے درمیان کر دی ہے، اے اللہ! مجھے میرے گناہوں سے اس طرح صاف کر دے جس طرح سفید کپڑا میل سے صاف کیا جاتا ہے، اے اللہ! مجھ سے میرے گناہوں کو برف، پانی اور اولوں کے ذریعے دھو دے]۔ (بخاری، مسلم)  
نماز کو شروع کرنے کی جو دعائیں وارد ہوئیں ہیں ان میں سے جو بھی ایک دعا چاہے پڑھ سکتا ہے۔

02 قرأت سے پہلے (أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ) [میں شیطان رجیم سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں] پڑھنا۔

03 پھر (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) [اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا] پڑھنا۔

04 فاتحہ پڑھنے کے بعد " آمین " کہنا۔

تنہا نماز پڑھنے والے کے لئے جمعہ اور فجر کی دونوں رکعتوں، اور اسی طرح مغرب اور چار رکعت والی نمازوں کی پہلی دو رکعتوں، اور ہر نفل نماز کی دونوں رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے بعد دوسری کوئی اور سورت بھی پڑھنا۔ ( مقتدی صرف سری نمازوں ( ظہر اور عصر ) میں ایسا کر سکتا ہے، جہری نمازوں ( فجر، مغرب، عشاء ) میں نہیں کر سکتا۔

رکوع سے سر اٹھانے کے بعد " رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ " [ اے ہمارے رب! تیرے ہی لئے تمام تعریفیں ہیں ] کہنا، پھر یہ دعا پڑھنا :  
 ( اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْئِ السَّمٰوٰتِ وَمِلْئِ الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمِلْئِ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اَبْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ، وَكُلُّنَا لَكَ الْعَبْدُ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطٰى لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ) [ اے اللہ ! اے ہمارے پروردگار ! تمام تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں - اتنی تعریفیں جن سے آسمان، زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، اور اس کے بعد جو چیز تو چاہے، سب بھر جائے، اے تعریف اور بزرگی کے لائق! سب سے سچی بات جو بندے نے کہی اور ہم سب تیرے بندے ہیں، وہ یہ ہے کہ اے اللہ ! جو تو دے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جسے تو روک لے اسے کوئی دینے والا نہیں، اور کسی بزرگی والے کو اس کی بزرگی تیرے ہاں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی ] ( مسلم )

رکوع اور سجود میں ایک سے زیادہ بار تسبیحات یعنی " سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ " [ پاک ہے تو اے میرے عظیم پروردگار ] اور " سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى " [ پاک ہے تو اے میرے بلند و بالا رب ] کا پڑھنا۔

دو سجدوں کے درمیان ایک سے زیادہ بار " رَبِّ اغْفِرْ لِي " [ اے میرے پروردگار! مجھے بخش دے ] پڑھنا۔

آخری تشہد کے بعد ( سلام پھیرنے سے پہلے ) یہ دعا پڑھنا :  
 ( اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَالِ ) [ اے اللہ ! میں جہنم کے عذاب، قبر کے عذاب، زندگی اور موت کے فتنے اور مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں ] ( بخاری، مسلم )



\* مستحب یہ ہے کہ سجدہ میں نمازی صرف تسبیح ہی پر اکتفا نہ کرے بلکہ اس کے علاوہ دوسری دعائیں بھی پڑھے، کیونکہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا :  
 " بندہ اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب سجدے کی حالت میں ہوتا ہے، پس تم کثرت سے دعا کیا کرو " - (مسلم)

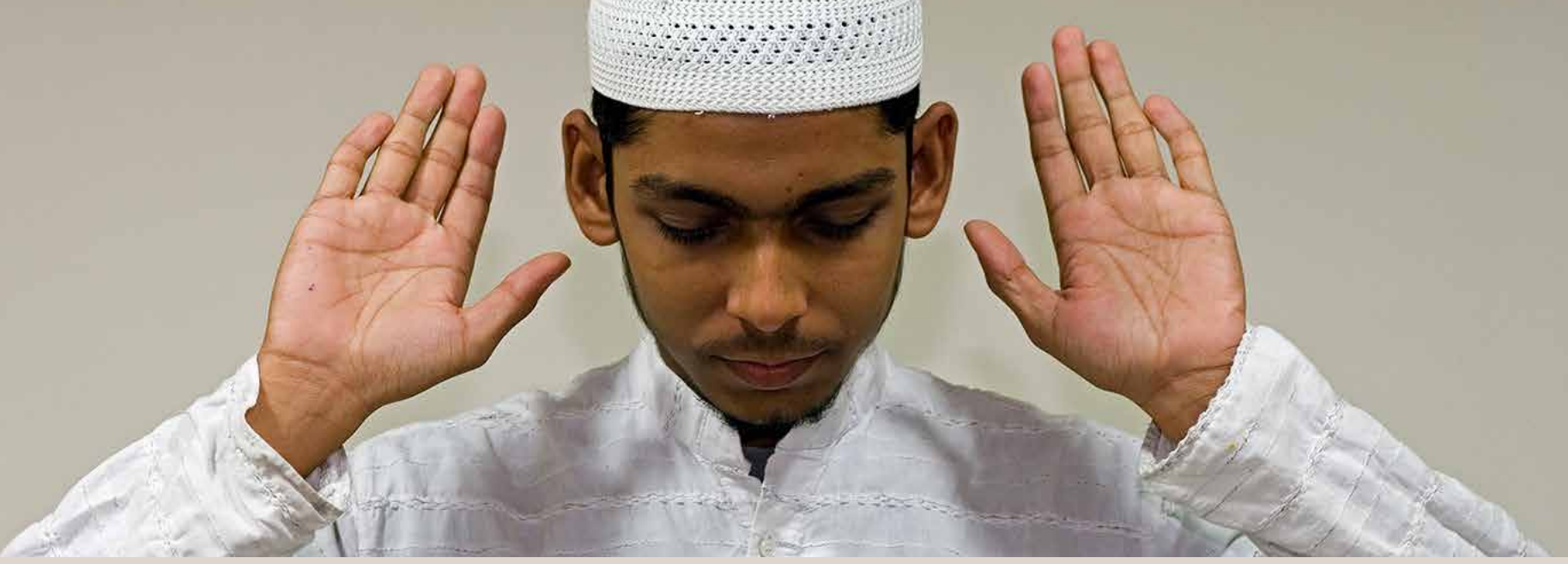
\* یہاں ان کے علاوہ کچھ اور بھی دعائیں ہیں، لہذا جو شخص جاننا چاہے وہ امام قحطانی کی کتاب " حصن المسلم " کا مطالعہ کرے۔

نماز کی مذکورہ قولی تمام سنتیں ایسی ہیں جن پر ہر رکعت میں عمل کیا جا سکتا ہے سوائے دعاء افتتاح اور آخری تشهد کے بعد پڑھی جانے والی دعاء کے، ان قولی سنتوں میں سے آٹھ سنتیں ایسی ہیں جن پر ہر رکعت میں عمل ہو سکتا ہے، اور پانچوں فرض نمازوں کی سترہ رکعات میں ان پر عمل کیا جائے تو یہ مجموعی طور پر (۱۳۶) سنتیں ہو جائیں گی، اور دن اور رات کی نفل نماز کی کل رکعات (۲۵) ہوں اور ہر رکعت میں ان آٹھ سنتوں پر عمل کیا جائے تو یہ مجموعی طور پر (۱۷۵) سنتیں ہو جائیں گی، اور اگر یہ رکعتیں زیادہ ہو جائیں مثال کے طور پر رات کی نماز یا تہجد کی نماز میں اضافہ کیا جائے اور نمازِ چاشت بھی پڑھی جائے تو ان سنتوں کی تعداد اور زیادہ ہو جائے گی۔

جو قولی سنتیں نماز میں ایک بار کے علاوہ دوبارہ نہیں ہوتیں وہ یہ ہیں :  
 = دعاء افتتاح  
 = اور آخری تشهد کے بعد کی دعا۔

اور پانچ فرض نمازوں میں ان کی تعداد (۱۰) ہو جائے گی، اور دن اور رات کی نفل نمازوں میں بھی ان پر عمل کیا جائے تو مجموعی طور پر ان کی تعداد (۲۴) ہو جائے گی، اور اگر نماز تہجد کی رکعات میں اضافہ کر لیا جائے اور نماز چاشت اور تحیۃ المسجد وغیرہ میں بھی ان پر عمل کیا جائے تو یقیناً ان سنتوں کی تعداد جو کہ نماز میں ایک ہی بار ہوتی ہیں، بڑھ جائے گی، اور اجر و ثواب میں بھی اضافہ ہو گا اور سنت پر بھی زیادہ عمل ہوگا۔

## نماز کی عملی سنتیں



- 01 تکبیر تحریمہ کے وقت رفع الیدین کرنا (دونوں ہاتھوں کانوں تک کو اٹھانا)۔
- 02 رکوع میں جاتے وقت دونوں ہاتھوں کو (کانوں تک) اٹھانا۔
- 03 رکوع سے اٹھ کر دونوں ہاتھوں کو (کانوں تک) اٹھانا۔
- 04 دو تشهد والی نماز میں تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو کر دونوں ہاتھوں کو (کانوں تک) اٹھانا۔
- 05 ہاتھوں کو اٹھاتے اور گراتے وقت انگلیوں کو ملا کر رکھنا۔
- 06 انگلیوں اور ہتھیلیوں کو قبلہ کی سمت سیدھا رکھنا۔
- 07 انگلیوں کو کندھوں کے برابر یا کانوں کی لو تک اٹھانا۔
- 08 (سینے کے نیچے یا سینے پر دونوں ہاتھوں کو اس طرح باندھے کہ) دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کے اوپر ہو، یا دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کی کلائی کو پکڑا ہوا ہو۔
- 09 (قیام کے وقت) سجدہ کی جگہ پر دیکھتے رہنا۔
- 10 حالت قیام میں دونوں پاؤں کے درمیان تھوڑا فاصلہ رکھنا۔
- 11 قرآن کو ترتیل کے ساتھ پڑھنا اور پڑھتے وقت اس میں غور و فکر کرنا۔

دن اور رات کی ایک ہزار

1000

سنتیں

## رکوع کی سنتیں



01 دونوں گھٹنوں کو اپنے ہاتھوں سے اس طرح پکڑنا کہ انگلیاں کھلی ہوئی ہوں۔

02 حالتِ رکوع میں پیٹھ کو سیدھا رکھنا۔

03 نمازی کا اپنے سر کو پیٹھ کے برابر رکھنا، سر کو نہ تو پیٹھ سے اوپر کرے اور نہ نیچے۔

04 اپنے بازوؤں کو اپنے پہلوؤں سے دور رکھنا۔



## سجدہ کی سنتیں



### سجدہ کی سنتیں

- 01 اپنے بازوؤں کو اپنے پہلوؤں سے دور رکھنا۔
- 02 اور اپنے پیٹ کو اپنی رانوں سے الگ رکھنا۔
- 03 اور اپنی رانوں کو اپنی پنڈلیوں سے جدا رکھنا۔
- 04 سجدے کی حالت میں اپنے گھٹنوں کے درمیان فاصلہ رکھنا۔
- 05 اپنے پاؤں کو کھڑا رکھنا۔
- 06 پاؤں کی انگلیوں کو زمین پر (قبلہ رخ) رکھنا۔
- 07 پاؤں کو ملا کر رکھنا۔
- 08 اپنے ہاتھوں کو کندھوں یا کانوں کے برابر رکھنا۔
- 09 ہاتھوں کو کھلا رکھنا۔
- 10 ہاتھوں کی انگلیوں کو ملا کر رکھنا۔
- 11 ہاتھوں کی انگلیوں کا رخ قبلہ کی سمت رکھنا۔

دو سجدوں کے درمیان بیٹھنے کی سنتیں، اور اس جلسہ کی دو کیفیتیں ہیں :

أ = إقعاء : وہ یہ کہ دونوں پاؤں کو کھڑا کر کے ایڑیوں پر بیٹھنا۔  
 ب = افتراش : وہ یہ کہ دائیں پاؤں کو کھڑا رکھنا اور بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھ جانا۔

پہلے تشهد میں بائیں پاؤں کو موڑنا اور اس پر بیٹھنا اور دائیں پاؤں کو کھڑا رکھنا، اور دوسرے تشهد میں بیٹھنے کی تین کیفیتیں ہیں :

أ = دایاں پاؤں کھڑا کرنا اور بائیں پاؤں کو دائیں پنڈلی کے نیچے کر کے اپنی سرین کو زمین پر رکھ کر اس پر بیٹھنا۔  
 ب = پہلی کیفیت کی طرح ہے ، لیکن اس میں دایاں پاؤں کھڑا کرنے کی بجائے اسے بھی بائیں پاؤں کی طرح بچھا لے گا۔  
 ج = تیسری یہ کہ دایاں پاؤں کھڑا کر لے، اور بایاں پاؤں دائیں پاؤں کی پنڈلی اور ران کے درمیان رکھ لے۔

دونوں ہاتھوں کو اپنی رانوں پر رکھنا: بائیں ہاتھ کو بائیں ران پر اور دائیں ہاتھ کو دائیں ران پر رکھنا اور ہاتھوں کی انگلیوں کو کشادہ اور ایک دوسرے سے ملائے رکھنا۔

تشہد میں شروع سے لیکر آخر تک انگشتِ شہادت کو ہلاتے رہنا۔

دونوں سلام پھیرتے وقت دائیں بائیں منہ کرنا۔

جلسہ استراحت [آرام کی بیٹھک] : ( یہ ایک چھوٹی و مختصر سی بیٹھک ہے، اس میں کچھ نہیں پڑھا جاتا، اور یہ پہلی اور تیسری رکعت میں دوسرے سجدے کے بعد ہوتی ہے۔

نوٹ :

ان سنتوں میں سے (۲۵) سنتیں ایسی ہیں جن پر ہر رکعت میں بار بار عمل کیا جاتا ہے، اس طرح فرض نمازوں کی کل رکعات میں ان کی تعداد (۴۲۵) ہو جاتی ہے۔

اور اس حساب سے جو کہ ہم نے دن اور رات کے نوافل میں بیان کیا، نفل نمازوں کی کل رکعات (۲۵) ہے، اور ان میں ان سنتوں کی مجموعی تعداد (۶۲۵) ہو جاتی ہے جبکہ وہ ہر رکعت میں ان تمام سنتوں پر عمل کرے۔

اور کبھی کبھی مسلمان نماز چاشت اور نماز تہجد کی رکعتوں کا بھی اضافہ کر لیتا ہے تو یقیناً ان سنتوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔

ان عملی سنتوں میں سے کچھ سنتیں ایسی ہیں جن پر نماز میں صرف ایک یا دو بار عمل کیا جا سکتا ہے:

- 01 تکبیر تحریمہ کے وقت دونوں ہاتھوں کو (کانوں تک) اٹھانا۔
- 02 دو تشهد والی نماز میں تیسری رکعت کیلئے کھڑا ہونے کے بعد دونوں ہاتھوں کو (کانوں تک) اٹھانا۔
- 03 پورے تشهد میں شروع سے لیکر آخر تک شہادت والی انگلی سے اشارہ کرنا (خواہ پہلا تشهد ہو یا دوسرا)۔
- 04 اور سلام پھیرتے وقت دائیں بائیں منہ کرنا۔
- 05 جلسہ استراحت (آرام کی بیٹھک) چار رکعت والی نماز میں دو بار اور باقی نمازوں میں ایک ایک بار ہوتا ہے چاہے فرض نماز ہو یا نفل۔
- 06 "تورک" (وہ یہ ہے کہ دائیں پاؤں کو کھڑا کرے، اور بائیں پاؤں کو اپنی دائیں پنڈلی کے نیچے کردے اور اپنے سرین زمین سے لگا کر اس پر بیٹھ جائے) اور یہ صرف دو تشهد والی نماز کے دوسرے تشهد میں ہوتا ہے۔



تو ان سنتوں پر فرض نمازوں میں ایک ہی بار عمل ہو سکتا ہے سوائے تشهد کے وقت انگشت شہادت کو ہلاتے رہنے کے، کیونکہ یہ نماز فجر کے علاوہ دیگر تمام فرض نمازوں میں دو بار ہوتا ہے، اور اسی طرح جلسہ استراحت (آرام کی بیٹھک) بھی چار رکعتوں والی نماز میں دو بار ہوتا ہے، تو اس طرح سے ان سنتوں کی مجموعی تعداد (فرض نمازوں) میں (۳۴) ہو جائے گی۔

اور ہر نفل نماز میں پہلی اور دوسری سنت کے علاوہ یہ تمام عملی سنتیں دو دو بار ہوتی ہیں، لہذا نفل نمازوں میں ان کی مجموعی تعداد (۴۸) ہو جاتی ہے۔

تو اے میرے مبارک و پیارے بھائی! اپنی نماز کو ان قولی و عملی سنتوں سے مزین کرو تاکہ تمہارے اجر و ثواب میں اضافہ ہو اور اللہ کے نزدیک تمہارا درجہ بلند و بالا ہو۔





## نماز کے بعد کی سنتیں



01 تین بار استغفار کرنا، یعنی ( اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ ) [میں اللہ سے بخشش کا طالب ہوں] کہنا اور پھر یہ دعا پڑھنا: ( اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ) [ اے اللہ ! تو سلامتی والا ہے اور تجھ ہی سے سلامتی ہے، تو بابرکت، ہے اے بزرگی اور عزت والے]۔ (مسلم)

02 یہ دعا پڑھنا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ " [ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور اسی کیلئے ساری بادشاہت ہے اور اسی کیلئے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہرچیز پر قادر ہے، اے اللہ ! جو تو دے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روک لے اسے کوئی دینے والا نہیں اور کسی بزرگی والے کی بزرگی تیرے مقابلہ میں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی] (بخاری، مسلم)

03 یہ دعا پڑھنا: (لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ) [ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کیلئے ساری بادشاہت ہے اور اسی کیلئے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہرچیز پر قادر ہے، اللہ کی توفیق کے بغیر نہ کسی برائی سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ کچھ کرنے کی قوت، اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، اور ہم اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے، ساری نعمتیں، سارا فضل اور سب اچھی ثناء اسی کیلئے ہے، اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، ہم اسی کیلئے دین کو خالص کرتے ہیں اگرچہ کافروں کو یہ بات ناگوار گزرے]



04

۳۳ بار " سبحان اللہ " ۳۳ بار " الحمد للہ " اور ۳۳ بار " واللہ اکبر " کہنا ، پھر ایک بار : (لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ) [اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے ساری بادشاہت ہے، اور اسی کے لئے تمام تعریفیں، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ] پڑھنا (مسلم)

05

یہ دعاء پڑھنا : (اللَّهُمَّ اَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ) [ اے اللہ ! اپنے ذکر ، اپنے شکر اور اپنی عبادت میں حسن پیدا کرنے پر میری مدد فرما ] (ابو داؤد، نسائی)

06

یہ دعاء پڑھنا : (اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمَرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ) [ اے اللہ ! میں بزدلی، بے غرض عمر کی طرف لوٹائے جانے، دنیا کے فتنے اور قبر کے عذاب سے سے تیری پناہ چاہتا ہوں ]۔ (بخاری)

07

یہ دعاء پڑھنا ( رَبِّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ ) [ اے میرے رب ! مجھے اس دن اپنے عذاب سے بچانا جب تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا ] حضرت براء فرماتے ہیں کہ جب ہم اللہ کے رسول ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تو ہماری خواہش ہوتی کہ ہم آپ کے دائیں طرف ہوں اور آپ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوں، تو میں نے انہیں یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا : " رَبِّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ " [ اے میرے رب ! مجھے اس دن اپنے عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے ] (مسلم)

08

آخری تین سورتوں کو پڑھنا۔ مغرب اور فجر کے بعد انہیں تین تین مرتبہ پڑھنا مسنون ہے۔ ( ابو داؤد ، ترمذی ، نسائی )

09

آیۃ الکرسی (اللہ لا الہ الا اللہ ہو ) پڑھنا۔ ( نسائی )

10

فجر اور مغرب کے بعد دس بار یہ دعا پڑھنا: (إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ) [ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کیلئے ساری بادشاہت ہے اور اسی کیلئے تمام تعریفیں ہیں، وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ] (ترمذی)

11

مذکورہ تسبیحات کی گنتی ہاتھ پر کرنا، اور ایک مختلف فیہ روایت میں ہے کہ گنتی دائیں ہاتھ پر کرے ، اور دوسری روایتیں اسکی تائید بھی کرتی ہیں۔



\* مذکورہ بالا دعاؤں کو جگہ تبدیل کئے بغیر اپنی جائے نماز پر بیٹھے بیٹھے پڑھے۔

\* ان تمام سنتوں پر اگر ہر فرض نماز کے بعد عمل کیا جائے تو تقریباً (۵۵) سنتوں پر عمل ہوگا اور فجر اور مغرب کے بعد اس سے بھی زیادہ۔

01

ہر فرض نماز کے بعد ان سنتوں پر عمل کرنے اور ان پر دوام برتنے کے فوائد: دن اور رات کی ہر نماز کے بعد اگر کوئی مسلمان شخص ان تسبیحات کو پڑھے تو اس کے لئے (۵۰۰) صدقوں کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے جیسا کہ اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے کہ: " ہر تسبیح ( سبحان اللہ ) ایک صدقہ ہے اور ہر تکبیر ( اللہ اکبر ) ایک صدقہ ہے اور ہر ( الحمد للہ ) ایک صدقہ ہے اور ہر ( لا إله إلا الله ) ایک صدقہ ہے۔ " ( مسلم ) امام نووی نے ارشاد فرمایا : اس کے لئے صدقہ کا اجر و ثواب ملے گا۔

02

اسی طرح دن اور رات کی ہر نماز کے بعد اگر کوئی مسلمان شخص ان تسبیحات کو پڑھے تو اس کے لئے جنت میں (۵۰۰) درخت لگا دیے جاتے ہیں، اس لیے کہ ایک حدیث میں ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ حضرت ابو ہریرہ کے پاس سے گزرے جو کہ درخت لگا رہے تھے، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: " اے ابوہریرہ ! کیا میں تمہیں اس سے بہتر شجر کاری نہ بتاؤں ؟ ابوہریرہ نے عرض کیا : کیوں نہیں؟ اے اللہ کے رسول ﷺ ! تو آپ ﷺ نے فرمایا : تم "سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ" کہا کرو، ہر ایک کے بدلے میں تمہارے لئے جنت میں ایک درخت لگا دیا جائے گا۔ " ( ابن ماجہ نے اسے روایت کیا ہے، اسے البانی نے صحیح کہا ہے )

03

جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھتا ہے تو اس کے اور جنت کے درمیان صرف اس کی موت کا فاصلہ رہ جاتا ہے۔

04

جو شخص ان تسبیحات کو پڑھتا ہے اس کے گناہ چاہے سمندر کے جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (صحیح مسلم)

05

جو ان تسبیحات کو ہمیشہ پڑھے گا وہ دنیا و آخرت کی ذلت و رسوائی سے محفوظ رہے گا جیسا کہ حدیث پاک میں ہے " کچھ ایسی دعائیں ہیں جن کا پڑھنے والا رسوا نہیں ہوتا اور پھر ان تسبیحات کو ذکر کیا۔ (مسلم)

06

فرض نماز میں جو خلل اور کمی واقع ہوتی ہے وہ ان سنتوں سے پوری ہو جاتی ہے۔

## لوگوں سے ملاقات کرنے کی سنتیں



### 01 سلام کرنا:

★ اللہ کے رسول ﷺ سے سوال کیا گیا کہ اسلام میں کونسا عمل سب سے بہتر ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "کھانا کھلانا اور ہر جاننے اور نہ جاننے والے کو سلام کرنا" (بخاری و مسلم)

★ "ایک آدمی اللہ کے رسول ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا: السلام علیکم [آپ پر سلامتی ہو] تو آپ ﷺ نے اس کا جواب دیا، پھر وہ بیٹھ گیا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کے لئے دس نیکیاں ہیں، پھر ایک اور دوسرا آدمی آیا اور اس نے کہا: السلام علیکم ورحمة اللہ [آپ پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت ہو]، تو آپ ﷺ نے اس کا جواب دیا پھر وہ بھی بیٹھ گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے لئے بیس نیکیاں ہیں، پھر ایک اور تیسرا آدمی آیا اور اس نے کہا: السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ [آپ پر سلامتی ہو، اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں نازل ہوں] تو آپ ﷺ نے اس کا جواب دیا پھر وہ بھی بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے لئے تیس نیکیاں ہیں۔" (ابو داؤد نے اسے روایت کیا ہے اور ترمذی نے اسے حسن کہا ہے)

آپ غور فرمائیں، اللہ آپ کی حفاظت فرمائے! جو شخص پورا سلام نہیں کرتا وہ کتنا زیادہ اجر و ثواب ضائع کرتا ہے، اگر وہ پورا سلام (السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ) [آپ پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں] کرے تو اسے تیس نیکیاں ملتی ہیں اور ایک نیکی دس نیکیوں کے برابر ہوتی ہے، تو گویا ایک مرتبہ پورا سلام کہنے سے (۳۰۰) نیکیوں کا ثواب ملتا ہے اور کبھی کبھی ایک نیکی کئی گنا زیادہ ہو جاتی ہے۔

لہذا اے میرے پیارے بھائی! اپنی زبان کو پورا سلام یعنی (وبرکاتہ تک) کہنے کا عادی بناؤ تاکہ تمہیں اتنا زیادہ اجر و ثواب حاصل ہو سکے۔

مسلمان دن اور رات میں کئی بار سلام کرتا ہے ، جب مسجد میں داخل ہو تو، مسجد سے نکلے تو، اسی طرح گھر میں آتے ہوئے اور پھر باہر جاتے ہوئے بھی سلام کرتا ہے۔

اور اے میرے پیارے بھائی! یہ بات نہ بھولیں کہ ( جس طرح کسی سے ملاقات کے وقت پورا سلام کرنا سنت ہے اسی طرح) کسی جدائی کے وقت بھی پورا سلام کرنا سنت ہے، کیونکہ حدیث پاک میں ہے: " تم میں سے کوئی شخص جب کسی مجلس میں جائے تو سلام کرے اور جب وہاں سے جانا چاہے تو بھی سلام کرے کیونکہ ملاقات جدائی سے زیادہ سلام کا حق نہیں رکھتی" ( ابوداؤد و ترمذی)

انسان اگر مسجد اور گھر کو جاتے اور ان سے آتے وقت سلام کا اہتمام کرے تو وہ دن اور رات میں بیس مرتبہ سلام کر سکتا ہے، پانچ مرتبہ گھر سے جاتے ہوئے ، پانچ مرتبہ مسجد میں داخل ہوتے ہوئے ، پانچ مرتبہ مسجد سے نکلتے ہوئے اور پانچ مرتبہ گھر میں داخل ہوتے ہوئے، اور وہ کام کے لیے بھی کئی بار باہر نکلتا ہے، راستے میں لوگوں سے بھی ملاقات ہوتی ہے اور اسی طرح فون پر بھی لوگوں سے بات چیت کرتا ہے تو اس طرح سے وہ ان بیس بار سے بہت زیادہ اس سنت پر عمل کر سکتا ہے۔

**02** چہرے پر مسکراہٹ لانا: چنانچہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا : " نیکی کے کسی کام کو حقیر مت سمجھو ، اگرچہ تم اپنے بھائی کو مسکراتے ہوئے چہرے کے ساتھ ہی ملو"۔ (مسلم)


**03** مصافحہ کرنا: کیونکہ اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا : " دو مسلمان ملاقات کے وقت جب مصافحہ کرتے ہیں تو جدا ہونے سے پہلے ہی ان کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں"۔ ( ابو داؤد ، ترمذی اور ابن ماجہ)

**04** امام نووی نے ارشاد فرماتے ہیں : ہر ملاقات کے وقت مصافحہ کرنا مستحب ہے۔ تو اے میرے پیارے بھائی! جب بھی کسی مسلمان سے آپ کی ملاقات ہو تو چہرے پر مسکراہٹ رکھتے ہوئے اسے سلام کر کے مصافحہ کریں، تو اس طرح سے ایک ہی وقت آپ تینوں سنتوں پر عمل کر سکتے ہیں۔

**اچھی بات کرنا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے :**  
﴿ وَقُلْ لِّعِبَادِي يَقُولُوا الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ بَيْنَهُمْ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلْإِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِينًا ﴾ ( الإسراء : ۵۳)

[ اور میرے بندوں سے فرماؤ وہ بات کہیں جو سب سے اچھی ہو بے شک شیطان ان کے آپس میں فساد ڈال دیتا ہے بے شک شیطان آدمی کا کھلا دشمن ہے۔ ]





اور اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے  
اچھی بات کرنا صدقہ ہے۔  
(بخاری و مسلم)

\* اچھی بات میں: ذکر کرنا، دعا کرنا، سلام کرنا، برحق تعریف کرنا، اچھے اخلاق، عمدہ آداب اور اچھے کام سب شامل ہیں۔  
\* اچھی بات انسان پر جادو جیسا عمل کرتی ہے اور اسے راحت و اطمینان پہنچاتی ہے۔  
\* اچھی بات اس کی دلیل ہوتی ہے کہ اس انسان کا دل نورِ ایمان اور ہدایت و رہنمائی سے بھرا ہوا ہے۔

لہذا اے میرے عزیز بھائی! تجھے چاہیے کہ صبح سے لیکر شام تک تو اپنی پوری زندگی کو اچھی بات سے مزین کرے، تیری بیوی، تیرے بچے، تیرے پڑوسی، تیرے دوست، تیرے ملازمین یہاں تک وہ تمام لوگ جن سے تیرا تعلق ہے، ان سب کو اس کی ضرورت ہے کہ تو ان سے اچھی بات کرے۔

# کھانے کی سنتیں

## کھانے سے پہلے اور کھانے کے دوران کی سنتیں



01 بسم اللہ پڑھنا : ( اگر شروع میں بھول جائے تو یاد آنے پر " بِسْمِ اللّٰهِ فِيْ اَوَّلِهِ وَاٰخِرِهِ " پڑھ لے۔ ( ابوداؤد و ترمذی )

02 دائیں ہاتھ سے کھانا۔

03 اپنے سامنے سے کھانا۔ ان تینوں سنتوں کا ذکر ایک ہی حدیث پاک میں آیا ہے :  
" اے بچے ! بسم اللہ پڑھو اور اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ "۔ ( مسلم )

04 لقمہ گر جائے تو اسے صاف کر کے کھا لینا: کیونکہ حدیث پاک میں ہے کہ :  
" جب تم میں سے کسی شخص سے لقمہ گر جائے تو وہ اسے صاف کر کے کھا لے " (مسلم)

05 تین انگلیوں سے کھانا: حدیث پاک میں ہے کہ : " اللہ کے رسول ﷺ تین انگلیوں سے کھاتے تھے " ( مسلم )

06 کھانے کے دوران بیٹھنے کا طریقہ: اپنے گھٹنوں اور پیروں کے بل بیٹھنا، یا دائیں پاؤں کو کھڑا کر کے بائیں پاؤں پر بیٹھنا، یہی مستحب طریقہ ہے جیسا کہ حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں ارشاد فرمایا ہے۔



## کھانا کھانے کے بعد کی بھی کچھ سنتیں ہیں:

01

کھانے کے بعد پلیٹ اور انگلیوں کو چاٹنا، نبی کریم ﷺ نے پلیٹ اور انگلیوں کو چاٹنے کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: "تمہیں نہیں معلوم کہ کس میں میں برکت ہے۔" (مسلم)

02

کھانے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنا (اور اس کا شکر ادا کرنا) نبی کریم نے ارشاد فرمایا: "بے شک اللہ تعالیٰ بندے سے اس وقت راضی ہو جاتا ہے جب وہ کوئی چیز کھاتا ہے تو اس پر اسکی حمد بیان کرتا ہے (اور اس کا شکر ادا کرتا ہے)۔" (مسلم)

اور آپ ﷺ درج ذیل الفاظ سے کھانے کے بعد اللہ کا شکر ادا کرتے تھے: "الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هَذَا وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّي وَلَا قُوَّةٍ" [تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور میری طاقت اور قوت کے بغیر مجھے یہ عطا فرمایا] اس دعا کا فائدہ و ثمرہ یہ ہے کہ:

"اسے پڑھنے والے کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں" (ابو داؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے اسے روایت کیا ہے، حافظ ابن حجر اور البانی نے اسے حسن قرار دیا ہے) کھانے کی مذکورہ سنتوں پر اگر دن اور رات کے تینوں کھانوں میں عمل کیا جائے تو اس طرح (۲۱) سنتوں پر عمل ہو گا، اور اگر تینوں کھانوں کے علاوہ کوئی اور ہلکی پھلکی غذا بھی کھائی جائے تو سنتوں کی مذکورہ تعداد میں اضافہ بھی ہو سکتا ہے۔



## پینے کی سنتیں



01 بسم اللہ پڑھنا۔

02 دائیں ہاتھ سے پینا: جیسا کہ حدیث پاک میں ہے : ( اے بچے! بسم اللہ پڑھو اور اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ )

03 پیتے وقت برتن سے باہر تین مرتبہ سانس لے اور ایک ہی بار میں نہ پیئے: حدیث پاک میں ہے کہ " اللہ کے رسول ﷺ پیتے وقت تین بار سانس لیا کرتے تھے۔" (مسلم)

04 بیٹھ کر پینا: ارشاد نبوی ہے کہ : " تم میں سے کوئی شخص کھڑا ہو کر نہ پیئے: (مسلم)

05 پینے کے بعد " الحمد لله " [تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں ] کہنا: کیونکہ حدیث پاک میں ہے کہ : "بے شک اللہ تعالیٰ بندے سے اس وقت راضی ہو جاتا ہے جب وہ کوئی چیز کھاتا ہے تو اس کا شکر ادا کرتا ہے اور کوئی چیز پیتا ہے تو اس پر بھی اللہ کا شکر ادا کرتا ہے۔" (مسلم)

نوٹ :

ان سنتوں کی مجموعی تعداد جن پر ہر ایک مسلمان پیتے وقت عمل کر سکتا ہے (۲۰) ہے اور کبھی یہ تعداد زیادہ بھی ہو سکتی ہے، اور یہ سنتیں (صرف پانی پینے کی نہیں ہیں بلکہ ) ہر مشروب کی ہیں ۔ چاہے وہ گرم ہو یا ٹھنڈا۔ کیونکہ کچھ لوگ پانی کے علاوہ باقی مشروبات کے وقت ان سنتوں کا خیال نہیں رکھتے ہیں، لہذا اس بات کا خیال رکھنا چاہیے۔

## نفل نمازیں گھر میں ادا کرنا



اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: " بندے کی بہترین نماز وہ ہے جسے وہ گھر میں ادا کرے ، سوائے فرض نماز کے"۔ (بخاری ومسلم)

01

اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا : "کسی شخص کی ایک ایسی نفل نماز جسے وہ اُس جگہ پر ادا کرے جہاں اسے لوگ نہ دیکھ سکتے ہوں اُن ۲۵ نمازوں کے برابر ہوتی ہے جنہیں وہ لوگوں کے سامنے ادا کرے"۔ (ابو یعلیٰ نے اسے روایت کیا ہے اور البانی نے اسے صحیح کہا ہے )

02

اسی طرح آپ ﷺ کا فرمان ہے : " انسان جو نماز گھر میں ادا کرے اس کی فضیلت لوگوں کے سامنے پڑھی گئی نماز پر ایسے ہوتی ہے جیسے فرض نماز کو نفل پر"۔ (طبرانی نے اسے روایت کیا ہے اور البانی نے اسے حسن کہا ہے ) چنانچہ اس بنا پر دن و رات میں کئی بار اس سنت پر عمل کیا جا سکتا ہے جیسے کہ وہ فرائض کی سنتیں یعنی سنن مؤکدہ، چاشت اور وتر کی نماز وہ اپنے گھر میں ادا کرے تاکہ زیادہ سے زیادہ ثواب حاصل ہو سکے۔

03

### گھر میں نوافل کی ادائیگی کے فائدے :

01 اس سے نماز میں خشوع اور خلوص زیادہ ہوتا ہے اور انسان ریا کاری سے دور رہتا ہے۔

02 گھر میں نماز پڑھنے سے گھر سے شیطان بھاگ جاتا ہے اور اس میں اللہ کی رحمت کا نزول ہوتا ہے۔

03 نوافل کو گھر میں ادا کرنے سے ان کا ثواب کئی گنا بڑھ جاتا ہے ، جیسا کہ فرض نماز کا ثواب مسجد میں ادا کرنے سے کئی گنا زیادہ ہو جاتا ہے۔

دن اور رات کی ایک ہزار

1000

سنتیں

## مجلس سے اٹھ کر جانے کی سنتیں



مجلس کا کفارہ یعنی یہ دعا پڑھے : " سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ"۔ [ اے اللہ ! تو پاک ہے اور اپنی تعریف کے ساتھ ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں، میں تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں ] (اصحاب سنن)

انسان دن اور رات میں کئی مجلسوں میں شریک ہوتا ہے، مثال کے طور پر

جب وہ دن اور رات میں تین بار کھانا کھاتا ہے، تو بلا شبہ جس کے ساتھ بیٹھ کر وہ کھاتا ہے اکثر اس سے بات چیت کرتا ہے۔

جب وہ اپنے دوست یا کسی پڑوسی سے ملاقات کرتا ہے، اگرچہ کھڑے کھڑے ہی اس سے بات چیت کرے۔

جب وہ کام کے وقت اپنے ساتھی ملازمین کے ساتھ یا سکول و کالج میں اپنے ہم کلاس طلبہ کے ساتھ بیٹھتا ہے۔

جب وہ اپنے بیوی بچوں کے ساتھ بیٹھتا اور ان سے بات چیت کرتا ہے، اور سب آپس میں ایک دوسرے سے بات چیت کرتے ہیں۔

جب وہ کسی کے ساتھ گاڑی میں ہوتا ہے چاہے اس کی بیوی ہو یا اس کا دوست۔





06

جب وہ کوئی لیکچر یا درس سننے کے لیے جاتا ہے.....

لہذا ذرا سوچیں ! - اللہ آپ کی حفاظت فرمائے۔ دن و رات میں کتنی بار آپ نے یہ دعاء پڑھی تاکہ اللہ تعالیٰ سے تمہارا تعلق بنا رہتا، کتنی بار تم نے اپنے رب کی تعریف بیان کی اور اسکی تمام عیبوں سے پاکی بولی، اور کتنی بار تم نے اپنی کوتاہیوں پر اللہ سے معافی طلب کی اور ان سے توبہ کی، اور کتنی بار اللہ کی وحدانیت و ربوبیت کا تم نے اقرا کیا؟ اگر تم تمام مجلسوں میں یہ دعا پڑھتے تو تم کو یہ ساری چیزیں حاصل ہوتیں، اور اس طرح سے تمہارا سارا دن و رات اللہ کی توحید اور اسکی پاکی بیان کرنے، اور اپنے گناہوں سے توبہ اور استغفار کرنے میں گزرتا۔

اس سنت پر عمل کرنے کا فائدہ :

اس دعا کو پڑھنے کا فائدہ یہ ہے کہ جو گناہ اور غلطیاں ان مجلسوں میں ہوتی وہ اس دعا کے ذریعہ معاف کر دی جاتی ہیں۔



دن اور رات کی ایک ہزار

1000

سنتیں

## ہر کام کرتے وقت نیت کا نیک ہونا



یہ بات معلوم ہونی چاہیے - اللہ آپکی حفاظت فرمائے - کہ تمام جائز کام جیسے نیند ، کھانا پینا اور طلبِ رزق وغیرہ ہیں ان سب کو عبادات میں تبدیل کیا جا سکتا ہے، اور ان کے ذریعہ ہزاروں نیکیاں کمائی جاسکتی ہیں بشرطیکہ ان اعمال سے اس مسلمان کی نیت اللہ کا تقرب حاصل کرنا ہو، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا :  
" تمام اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے، اور آدمی کے لیے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی۔" - (بخاری ومسلم)

اور اس کی ایک مثال یہ ہے کہ سوتے وقت اگر کوئی مسلمان یہ نیت کر کے جلدی سو جائے کہ نماز تہجد یا نماز فجر کے لیے جلدی بیدار ہو جائے گا تو اس کی یہ نیند عبادت بن جائے گی، اسی طرح باقی سارے جائز کام ہیں -



دن اور رات کی ایک ہزار

1000

سنتیں

## بیک وقت ایک سے زیادہ عبادتیں کرنا



بیک وقت ایک سے زیادہ عبادتیں کرنے کا فن صرف ان لوگوں کو آتا ہے جو اپنے قیمتی اوقات کی حفاظت کرنا جانتے ہیں، اور اس کے ہماری عملی زندگی میں کئی طریقے ہیں:

01 مسلمان کا مسجد کی طرف جانا عبادت ہے اس پر اس کو اجر و ثواب دیا جائے گا، چاہے پیدل چل کر جائے یا سواری پرسوار ہو کر، لیکن اس دوران وہ کئی اور عبادتیں بھی کرسکتا ہے مثلاً اللہ کا ذکر اور تلاوتِ قرآن وغیرہ، تو اس طرح سے وہ بیک وقت ایک سے زیادہ عبادتیں کر سکتا ہے۔

02 مسلمان کا کسی ولیمہ کی تقریب میں جو فواحش و منکرات سے خالی ہو حاضر ہونا عبادت ہے، اور اس دوران اگر وہ تقریب کے حاضرین کو اللہ کے دین کی طرف دعوت دے یا اللہ کے ذکر میں مشغول رہے تو یوں ایک ہی وقت میں وہ کئی عبادتوں کا ثواب حاصل کر سکتا ہے۔



دن اور رات کی ایک ہزار

1000

سنتیں

## ہر حال میں اللہ کا ذکر کرنا



01 اللہ کا ذکر اللہ کی بندگی کی بنیاد ہے کیونکہ ذکر سے تمام اوقات واحوال میں بندے کا اس کے خالق سے تعلق ظاہر ہوتا ہے۔  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: " اللہ کے رسول ﷺ ہر وقت اللہ کا ذکر کرتے تھے"۔ (مسلم)

ذکر اللہ کے ساتھ ایک رابطہ ہے اور اس کے ساتھ رابطہ رکھنے میں زندگی ہے، اور اس کی پناہ میں نجات ہے اور اس کے قرب میں کامیابی اور اس کی رضا ہے، اور اس سے دوری اختیار کرنے میں گمراہی اور گھاٹا ہی گھاٹا ہے۔

02 اللہ کا ذکر مومنوں اور منافقوں میں فرق کرتا ہے، کیونکہ منافقوں کی یہ خاصیت ہے کہ وہ بہت کم اللہ کا ذکر کرتے ہیں -

03 شیطان صرف اس وقت انسان پر غالب آسکتا ہے جب وہ اللہ کے ذکر سے غافل ہو، سو اللہ کا ذکر ایک مضبوط قلعہ ہے جو انسان کو شیطان کی چالوں سے بچا لیتا ہے اور شیطان کو یہ بات پسند ہے کہ انسان اللہ کے ذکر سے غافل رہے ( تاکہ وہ اسے بآسانی شکار کر سکے) -

ذکر سعادتمندی کا راستہ ہے، فرمان الہی ہے :

﴿الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللَّهِ أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ﴾ (الرعد :

۲۸) [ وہ جو ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کی یاد سے چین پاتے ہیں سن لو اللہ کی یاد ہی میں دلوں کا چین ہے]۔

05

ہمیشہ اللہ کا ذکر کرتے رہنا انسان کے لیے ضروری ہے کیونکہ اہل جنت صرف اس گھڑی پر حسرت کریں گے جس میں انہوں نے اللہ کا ذکر نہیں کیا ہوگا۔ ( ہمیشہ اللہ کا ذکر کرتے رہنے کا مطلب ہمیشہ اللہ کے ساتھ تعلق قائم رکھے رہنا ہے)۔

امام نووی فرماتے ہیں :

" علماء کا اتفاق ہے کہ بے وضو اور جنبی شخص اور حیض و نفاس والی عورت کے لیے دل اور زبان کے ذریعہ اللہ کا ذکر کرنا جائز ہے ، جیسے سبحان اللہ ، الحمد للہ، اللہ اکبر ، لا إله إلا اللہ پڑھنا اور نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھنا اور دعا کرنا ، ہاں قراءت کرنا جائز نہیں"۔

06

جو شخص اللہ کا ذکر کرتا ہے اللہ اس کا ذکر کرتا ہے، چنانچہ اللہ رب العزت کا فرمان ہے: ﴿فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ﴾ پس تم مجھے یاد کرو میں تمہارا چرچا کروں گا اور میرا حق مانو اور میری ناشکری نہ کرو]۔ (البقرة : ۱۵۲)

کسی انسان کو اگر اس بات کا پتہ چل جائے کہ اسے فلاں بادشاہ نے یاد کیا ہے اور اس نے اپنی مجلس میں اس کی تعریف کی ہے تو اسے انتہائی خوشی ہوتی ہے، اور اگر اسے یہ معلوم ہو جائے کہ اسے اللہ رب العزت بادشاہوں کے بادشاہ نے فرشتوں کے سامنے ( جو کہ ان لوگوں سے بہتر ہے جن میں اس نے اللہ کا ذکر کیا ہے) یاد کیا ہے تو اس کی خوشی کا عالم کیا ہو گا؟!

07

ذکر سے مقصود یہ نہیں کہ صرف زبان چلتی رہے اور دل اللہ کی عظمت اور اس کی اطاعت سے غافل رہے ، بلکہ زبان کے ذکر کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ اس کی سوچوں کا مرکز اللہ رب العزت ہو اور وہ ذکر کے معانی میں تدبر کر رہا ہو، چنانچہ اللہ رب العزت کا فرمان ہے: ﴿وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْغَافِلِينَ﴾ (الأعراف : ۲۰۵)

[ اور اپنے رب کو اپنے دل میں یاد کرو زاری (عاجزی) اور ڈر سے اور بے آواز نکلے زبان سے صبح اور شام اور غافلوں میں نہ ہونا]۔ لہذا ذکر کرنے والے کو یہ پتہ ہونا چاہیے کہ وہ کیا کہہ رہا ہے، لہذا زبان کے ساتھ ساتھ دل سے بھی ذکر کرے تاکہ ظاہری اور باطنی دونوں طور پر اللہ سے اس کا تعلق قائم رہے۔



## اللہ کی نعمتوں میں غور و فکر کرنا



اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے :  
" تَفَكَّرُوا فِي آيَاتِ اللَّهِ وَ لَا تَفَكَّرُوا فِي اللَّهِ "

[ اللہ کی نعمتوں میں غور و فکر کرو اور خود اللہ کی ذات میں غور و فکر نہ کرو۔ ]

( طبرانی نے " الأوسط " میں، بیہقی نے " شعب الایمان " میں اسے روایت کیا ہے اور البانی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔ )

وہ امور جو دن اور رات میں مسلمان بار بار کر سکتا ہے ان میں سے ایک اللہ کی نعمتوں کا احساس کرنا بھی ہے، دن و رات میں کتنے مواقع اور نظارے جن کو وہ دیکھتا ہے ایسے آتے ہیں جو اُسے اس بات پر مجبور کرتے ہیں کہ وہ اپنے اوپر اللہ کی نعمتوں میں غور و فکر کرے اور ان پر اللہ کی حمد و ثنا بیان کرے اور اس کا شکر ادا کرے۔

مثال کے طور پر : آپ جب مسجد کی طرف جا رہے ہوں، خصوصاً فجر کے وقت اور آپ دیکھیں کہ آپ کے آس پاس کے لوگ مسجد کا رخ نہیں کر رہے اور صبح ہونے کے باوجود مُردوں کی طرح گہری نیند سو رہے ہیں تو کیا آپ نے کبھی اللہ کی اس عظیم نعمت کا احساس کیا ( کہ اللہ نے آپ کو ہدایت دے کر آپ پر کتنا بڑا احسان فرمایا ہے؟! )

آپ جب اپنی گاڑی میں بیٹھے راستے پر رواں دواں ہوتے ہیں تو آپ کو کئی مناظر دکھائی دیتے ہیں، ادھر کسی گاڑی کا حادثہ ہو گیا ہے اور ادھر کسی گاڑی سے گانوں کی آواز آرہی ہے ! تو کیا آپ نے کبھی سوچا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر کتنا بڑا انعام فرمایا اور آپ کو حادثات سے محفوظ رکھا اور اپنی نافرمانی سے بچائے رکھا؟!

آپ جب خبریں سن رہے یا پڑھ رہے یا دیکھ رہے ہوتے ہیں تو آپ کو قحط سالی، سیلاب، وبا، حادثات، زلزلوں، جنگوں اور قوموں پر مظالم کی خبروں کا بھی علم ہوتا ہے، تو کیا آپ نے کبھی اس بات کا احساس کیا کہ اللہ نے آپ کو ان سے محفوظ فرما کر آپ پر کتنا انعام کیا ہے؟!





میں کہتا ہوں کہ نیک بخت وہ انسان ہے جس کے دل اور و دماغ میں ہر جگہ اور ہر موقع پر اللہ رب العزت کی ان نعمتوں اور احسانات کا احساس رہتا ہے جن سے اللہ نے اسے نوازرکھا ہے اور وہ ہر لمحہ ان نعمتوں پر اسکی حمد و ثنا بیان کرتا اور اس کا شکر ادا کرتا رہتا ہے جیسے صحت و تندرستی ، خوشحالی ، دین پر استقامت ، آفتوں اور مصیبتوں سے سلامتی اور حفاظت اور دوسری نعمتیں.....

حدیث پاک میں ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا : جو شخص کسی مصیبت زدہ آدمی کو دیکھ کر درج ذیل دعا پڑھے تو وہ اس آزمائش سے محفوظ رہتا ہے :

" اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا "

[ تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے اس چیز سے عافیت دی جس میں تجھے مبتلا کیا اور اس نے اپنی بہت ساری مخلوق پر مجھے فضیلت بخشی ]

اسے حسن کہا ہے ( ترمذی نے )

دن اور رات کی ایک ہزار

1000

سنتیں

## ہر ماہ قرآن مجید ختم کرنا



نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا :

"إِقْرَأِ الْقُرْآنَ فِي شَهْرٍ"

[ مہینہ میں مکمل قرآن پڑھا کرو ] (ابو داؤد)

ہر ماہ پورا قرآن مجید ختم کرنے کا طریقہ

یہ ہے کہ ہر فرض نماز سے دس منٹ پہلے حاضر ہونے کی کوشش کریں تاکہ ہر نماز سے پہلے یا اس کے بعد کم از کم دو ورق یعنی چار صفحات کی تلاوت کر سکیں، یوں دن اور رات میں دس ورق یعنی بیس صفحات یعنی ایک پارے کی تلاوت ہو جائے گی، اور اس طرح سے تیس دنوں یعنی ایک ماہ میں پورا قرآن مجید بآسانی ختم ہو سکتا ہے۔



دن اور رات کی ایک ہزار

1000

سنتیں

# کتاب و سنت کی روشنی میں تعویذ گنڈا / شرعی جھاڑ پھونک



شرعی جھاڑ پھونک یا تعویذ کے شرائط :

01 پہلی شرط یہ ہے کہ جھاڑ پھونک یا تعویذ اللہ کے کلام اور اسکی صفات سے ہو۔

02 دوسری شرط یہ ہے کہ جھاڑ پھونک یا تعویذ عربی یا اسکے علاوہ کسی ایسی زبان میں ہو جس میں اس کا معنی اور مطلب سمجھ میں آ جائے۔

03 جھاڑ پھونک یا تعویذ کرنے یا کرانے والا یہ اعتقاد نہ رکھے کہ تعویذ خود ہی اثر کرتا ہے بلکہ یہ اعتقاد رکھے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ اس میں اثر پیدا فرماتا ہے (اور اللہ ہی کے حکم سے شفا ملتی ہے اور سب کچھ ہوتا ہے)۔



# اس بارے میں وارد ہونے والی قرآن مجید کی کچھ آیات

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ﴿١﴾ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ  
إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ  
الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ﴿٢﴾ (الفاتحة).

[ اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا] سب خوبیاں اللہ کو جو  
مالک سارے جہان والوں کا بہت مہربان رحمت والا، روز جزا کا مالک، ہم تجھی  
کو پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں، ہم کو سیدھا راستہ چلا، راستہ ان کا جن  
پر تو نے احسان کیا، نہ ان کا جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا]۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ﴿٣﴾ أَلَمْ ذَلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ  
بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا  
أُنزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ أُولَئِكَ عَلَى هُدًى مِنْ رَبِّهِمْ وَأُولَئِكَ هُمُ  
الْمُفْلِحُونَ ﴿٤﴾ (البقرة ٥)

[ اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا] [ترجمہ : اے وہ بلند  
رتبہ کتاب (قرآن) کوئی شک کی جگہ نہیں ، اس میں ہدایت ہے ڈر والوں کو،  
وہ جو بے دیکھے ایمان لائیں اور نماز قائم رکھیں اور ہماری دی ہوئی روزی میں  
سے ہماری میں اٹھائیں، اور وہ کہ ایمان لائیں اس پر جو اے محبوب تمہاری  
طرف اترا اور جو تم سے پہلے اترا اور آخرت پر یقین رکھیں، وہی لوگ اپنے رب  
کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور وہی مراد کو پہنچنے والے]۔

﴿٥﴾ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ  
بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَا أُنزِلَ اللَّهُ مِنْ السَّمَاءِ مِنْ مَّاءٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا  
مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ وَتَصْرِيفِ الرِّيَّاحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ  
يَعْقِلُونَ ﴿٦﴾ (البقرة ١٦٤).

[ ترجمہ : بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات و دن کا بدلتے آنا اور  
کشتی کہ دریا میں لوگوں کے فائدے لے کر چلتی ہے اور وہ جو اللہ نے آسمان  
سے پانی اتار کر مردہ زمین کو اس سے جلا دیا اور زمین میں ہر قسم کے جانور  
پھیلانے اور ہواؤں کی گردش اور وہ بادل کہ آسمان و زمین کے بیچ میں حکم کا  
باندھا ہے ان سب میں عقلمندوں کے لئے ضرور نشانیاں ہیں]۔

﴿لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ﴾ (البقرة ۲۵۵)

[ترجمہ : اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ آپ زندہ اور اوروں کا قائم رکھنے والا اسے نہ اونگھ آئے نہ نیند اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں وہ کون ہے جو اس کے یہاں سفارش کرے بغیر اس کے حکم کے جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے اور وہ نہیں پاتے اس کے علم میں سے مگر جتنا وہ چاہے اس کی کرسی میں سمائے ہوئے آسمان اور زمین اور اسے بھاری نہیں ان کی نگہبانی اور وہی ہے بلند بڑائی والا]

﴿آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ آمَنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ (۲۸۵) لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إَصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاعْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ﴾ (البقرة ۲۸۶)

[ترجمہ : رسول ایمان لایا اس پر جو اس کے رب کے پاس سے اس پر اُترا اور ایمان والے، سب نے مانا اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو یہ کہتے ہوئے کہ ہم اس کے کسی رسول پر ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے اور عرض کی کہ ہم نے سنا اور مانا تیری معافی ہو اے رب ہمارے ! اور تیری ہی طرف پھرنا ہے، (۲۸۶) اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اس کی طاقت بھر، اس کا فائدہ ہے جو اچھا کمایا اور اس کا نقصان ہے جو برائی کمائی اے رب ہمارے ! ہمیں نہ پکڑا اگر ہم بھولیں یا چوکیں اے رب ہمارے ! اور ہم پر بھاری بوجھ نہ رکھ جیسا تو نے ہم سے اگلوں پر رکھا تھا، اے رب ہمارے ! اور ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہمیں سہار (برداشت) نہ ہو اور ہمیں معاف فرما دے اور بخش دے اور ہم پر مہر کر تو ہمارا مولیٰ ہے، تو کافروں پر ہمیں مدد دے]۔

﴿إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ مُسَخَّرَاتٌ بِأَمْرِهِ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ﴾ (الأعراف ۵۴).

[ترجمہ : بیشک تمہارا رب اللہ ہے جس نے آسمان اور زمین چھ دن میں بنائے پھر عرش پر استواء فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے رات دن کو ایک دوسرے سے ڈھانکتا ہے کہ جلد اس کے پیچھے لگا آتا ہے اور سورج اور چاند اور تاروں کو بنایا سب اس کے حکم کے دبے ہوئے، سن لو اسی کے ہاتھ ہے پیدا کرنا اور حکم دینا، بڑی برکت والا ہے اللہ رب سارے جہان کا]۔



﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقَعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ (آل عمران ۱۹۱)۔

[ ترجمہ : بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کی باہم بدلیوں میں نشانیاں ہیں عقلمندوں کے لئے (۱۹۱) جو اللہ کی یاد کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے ہیں اے رب ہمارے ! تو نے یہ بیکار نہ بنایا پاکی ہے تجھے تو ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا لے]۔

﴿أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ﴾ (۱۱۵) فَتَعَالَى اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ (۱۱۶) وَمَنْ يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ عِنْدَ رَبِّهِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ (۱۱۷) وَقُلْ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ﴾ (المؤمنون ۱۱۸)۔

[ ترجمہ : تو کیا یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں بیکار بنایا اور تمہیں ہماری طرف پھرنا نہیں تو بہت بلندی والا ہے اللہ سچا بادشاہ کوئی معبود نہیں سوا اس کے عزت والے عرش کا مالک اور جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے خدا کو پوجے جس کی اس کے پاس کوئی سند نہیں تو اس کا حساب اس کے رب کے یہاں ہے ، بیشک کافروں کا چھٹکارا نہیں اور تم عرض کرو ، اے میرے رب بخش دے اور رحم فرما اور تو سب سے برتر رحم کرنے والا]۔

﴿وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنْ أَلْقِ عَصَاكَ إِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ فَغُلِبُوا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوا صَاغِرِينَ﴾ (الأعراف ۱۱۹)

[ترجمہ : اور ہم نے موسیٰ کو وحی فرمائی کہ اپنا عصا ڈال تو ناگاہ ان کی بناوٹوں کو نکلنے لگا تو حق ثابت ہوا اور ان کا کام باطل ہوا تو یہاں وہ مغلوب پڑے اور ذلیل ہو کر پلٹے]۔

﴿وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُونِي بِكُلِّ سَاحِرٍ عَلِيمٍ﴾ (۷۹) فَلَمَّا جَاءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُوسَىٰ أَلْقُوا مَا أَنْتُمْ مُلْقُونَ (۸۰) فَلَمَّا أَلْقَوْا قَالَ مُوسَىٰ مَا جِئْتُمْ بِهِ السَّحَرُ إِنَّ اللَّهَ سَيَبْطِلُهُ إِنَّ اللَّهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ (۸۱) وَيُحِقُّ اللَّهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ﴾ (یونس ۸۲)۔

[ ترجمہ : اور فرعون بولا ہر جادوگر علم والے کو میرے پاس لے آؤ پھر جب جادوگر آئے ان سے موسیٰ نے کہا ڈالو جو تمہیں ڈالنا ہے پھر جب انہوں نے ڈالا موسیٰ نے کہا یہ جو تم لائے یہ جادو ہے اب اللہ اسے باطل کر دے گا، اللہ مفسدوں کا کام نہیں بناتا اور اللہ اپنی باتوں سے حق کو حق کر دکھاتا ہے پڑے برا مانیں مجرم]۔

﴿قَالُوا يَا مُوسَى إِمَّا أَنْ تُلْقِيَ وَإِمَّا أَنْ نَكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَلْقَى﴾ (٦٥) قَالَ بَلْ أَلْقُوا فَإِذَا حِبَالُهُمْ وَعَصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ أَنَّهَا تَسْعَى (٦٦) فَأَوْجَسَ فِي نَفْسِهِ خِيفَةً مُوسَى (٦٧) قُلْنَا لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعْلَى (٦٨) وَأَلْقِ مَا فِي يَمِينِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوا إِمَّا صَنَعُوا كَيْدُ سَاحِرٍ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ أَتَى﴾ (طه ٦٩).

[ بولے اے موسیٰ یا تو تم ڈالو یا ہم پہلے ڈالیں (٦٦) موسیٰ نے کہا بلکہ تمہیں ڈالو جبھی ان کی رسیاں اور لاٹھیاں ان کے جادو کے زور سے ان کے خیال میں دوڑتی معلوم ہوئیں (٦٧) تو اپنے جی میں موسیٰ نے خوف پایا (٦٨) ہم نے فرمایا ڈر نہیں بیشک تو ہی غالب ہے (٦٩) اور ڈال تو دے جو تیرے داہنے ہاتھ میں ہے اور ان کی بناوٹوں کو نگل جائے گا، وہ جو بنا کر لائے ہیں وہ تو جادوگر کا فریب ہے ، اور جادوگر کا بھلا نہیں ہوتا کہیں آوے]۔

﴿وَالصَّافَّاتِ صَفًّا﴾ (١) فَالزَّاجِرَاتِ زَجْرًا﴾ (٢) فَالتَّالِيَاتِ ذِكْرًا﴾ (٣) إِنَّ إِلَهُكُمْ لَوَاحِدٌ﴾ (٤) رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ﴾ (٥) إِنَّا زَيْنًا لِدُنْيَا بَرِيَّةِ الْكَوَكِبِ﴾ (٦) وَحِفْظًا مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ مَارِدٍ﴾ (٧) لَا يَسْمَعُونَ إِلَى الْمَلَأِ الْأَعْلَى وَيُقَذَّفُونَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ﴾ (٨) دُحُورًا وَلَهُمْ عَذَابٌ وَاصِبٌ﴾ (٩) إِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ ثَاقِبٌ﴾ (الصَّافَّاتِ ١٠)

[ ترجمہ : (١) قسم ان کی کہ باقاعدہ صف باندھیں (٢) پھر ان کی کہ جھڑک کر چلائیں (٣) پھر ان جماعتوں کی، کہ قرآن پڑھیں (٤) بیشک تمہارا معبود ضرور ایک ہے (٥) مالک آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اور مالک مشرقوں کا (٦) اور بیشک ہم نے نیچے کے آسمان کو تاروں کے سنگھار سے آراستہ کیا (٧) اور نگاہ رکھنے کو ہر شیطان سرکش سے (٨) عالم بالا کی طرف کان نہیں لگا سکتے اور ان پر ہر طرف سے مار پھینک ہوتی ہے (٩) انہیں بھگانے کو اور ان کے لیے ہمیشہ کا عذاب (١٠) مگر جو ایک آدھ بار اُچک لے چلا تو روشن انگار اس کے پیچھے لگا]۔

﴿هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ﴾ (٢٣) هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ (الحشر ٢٤).

[ ترجمہ : وہی ہے اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں بادشاہ نہایت پاک سلامتی دینے والا امان بخشنے والا حفاظت فرمانے والا عزت والا عظمت والا تکبر والا اللہ کو پاکی ہے ان کے شرک سے ، (٢٤) وہی ہے اللہ بنانے والا پیدا کرنے والا ہر ایک کو صورت دینے والا اسی کے ہیں سب اچھے نام اس کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہی عزت و حکمت والا ہے]۔

﴿وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَزِيدُ الظَّالِمِينَ إِلَّا خَسَارًا﴾ (الإسراء ٨٢)

[ ترجمہ : اور ہم قرآن میں اتارتے ہیں وہ چیز (١٧٩) جو ایمان والوں کے لیے شفا اور رحمت ہے اور اس سے ظالموں کو نقصان ہی بڑھتا ہے]



﴿وَإِنْ يَكَادُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَيُزْلِقُونَكَ بِأَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُولُونَ إِنَّهُ لَمَجْنُونٌ (۵۱) وَمَا هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ﴾ (القلم ۵۲)

[ ترجمہ : اور ضرور کافر تو ایسے معلوم ہوتے ہیں کہ گویا اپنی بدنظرلگا کر تمہیں گرا دیں گے جب قرآن سنتے ہیں اور کہتے ہیں یہ ضرور عقل سے دور ہیں اور وہ تو نہیں مگر نصیحت سارے جہان کے لئے ]۔

﴿وَأَنَّهُ تَعَالَىٰ جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا﴾ (الجن ۳)

[ ترجمہ : اور یہ کہ ہمارے رب کی شان بہت بلند ہے نہ اس نے عورت اختیار کی اور نہ بچہ ]

﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ (۱) لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ (۲) وَلَا أَنْتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ (۳) وَلَا أَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُمْ (۴) وَلَا أَنْتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ (۵) لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ (۶)﴾ (الکافرون)

[ ترجمہ : تم فرماؤ اے کافرو نہ میں پوجتا ہوں جو تم پوجتے ہو اور نہ تم پوجتے ہو جو میں پوجتا ہوں اور نہ میں پوجوں گا جو تم نے پوجا اور نہ تم پوجو گے جو میں پوجتا ہوں تمہیں تمہارا دین اور مجھے میرا دین ]۔

﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ﴾ (الإخلاص)

[ ترجمہ : تم فرماؤ وہ اللہ ہے وہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے نہ اس کی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی ]۔

﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ (۱) مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ (۲) وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ (۳) وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ (۴) وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ (۵)﴾ (الفلق)

[ ترجمہ : تم فرماؤ میں اس کی پناہ لیتا ہوں جو صبح کا پیدا کرنے والا ہے اس کی سب مخلوق کے شر سے اور اندھیری ڈالنے والے کے شر سے جب وہ ڈوبے اور ان عورتوں کے شر سے جو گرہوں میں پھونکتی ہیں اور حسد والے کے شر سے جب وہ مجھ سے جلے ]۔

﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ (۱) مَلِكِ النَّاسِ (۲) إِلَهِ النَّاسِ (۳) مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ (۴) الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ (۵) مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ (۶)﴾ (الناس)

[ ترجمہ : تم کہو میں اس کی پناہ میں آیا جو سب لوگوں کا رب سب لوگوں کا بادشاہ سب لوگوں کا خدا اس کے شر سے جو دل میں بُرے خطرے ڈالے اور دبک رہے وہ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں جن اور آدمی ]۔

# اس سے متعلق حدیث پاک میں وارد ہونے والی دعائیں

**أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔**

[ میں تمام مخلوقات کے شر سے اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کے ذریعے اس کی پناہ چاہتا ہوں ]

**أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ۔**

[ میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کے ذریعے اس کی پناہ چاہتا ہوں، ہر شیطان اور زہریلی بلا کے ڈر سے اور ہر لگنے والی نظر بد کے شر سے ]۔

**أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْزُجُ فِيهَا، وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الْأَرْضِ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا، وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَمِنْ شَرِّ طَوَارِقِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، إِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمَنُ!**

[ میں اللہ کے اُن مکمل کلمات کے ذریعے کہ جن کلمات (کی قوت و قدرت میں) سے نہ کوئی نیک نکل سکتا ہے نہ کوئی بدکار، (ایسے کلمات کے ذریعے) اللہ کی پناہ طلب کرتا ہوں جو کچھ آسمان سے نازل ہوتا ہے اس کے شر سے اور جو کچھ آسمان میں چڑھتا ہے اس کے شر سے، اور جو کچھ زمین پر پھیلا ہوا ہے اُس کے شر سے، اور جو کچھ زمین سے نکلتا ہے اُس کے شر سے، اور رات اور دن کے فتنوں کے شر سے، اور دو و رات کے کھٹکھٹانے والوں کے شر سے (دن اور رات کے حادثوں کے شر سے)، سوائے اُس کے جو خیر کے ساتھ کھٹکھٹاتا ہے، (قبول فرما) اے رحم فرمانے والے (پروردگار) ]۔

**أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ**

[ میں اللہ کے مکمل کلمات کے ذریعے (اللہ کی) پناہ چاہتا ہوں، اللہ کے غصے اور اس کے عذاب سے، اور اللہ کے بندوں کے شر سے، اور (جِنّات اور انسانوں میں) شیطانوں کے وسوسوں سے (یعنی اُن کی طرف سے ڈالے جانے والے وسوسوں سے)، اور اس بات سے کہ وہ شیاطین میرے کاموں میں دخل اندازی کر سکیں ]۔

**اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ، وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ، مِنْ شَرِّ مَا أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ، اللَّهُمَّ أَنْتَ تَكْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَأْثَمَ، اللَّهُمَّ لَا يَهْزَمُ جُنْدُكَ، وَلَا يُخْلَفُ وَعْدُكَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ۔**

[ اے اللہ! میں تیری بزرگ ذات اور تیرے مکمل کلموں کے ذریعہ اس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جو تیرے قبضہ قدرت میں ہے، اے اللہ تو ہی قرض اتارتا، اور گناہوں کو معاف فرماتا ہے، اے اللہ! تیرے لشکر کو شکست نہیں دی جا سکتی، تیرا وعدہ ٹل نہیں سکتا، مالدار کی مالداری تیرے سامنے کام نہ آئے گی، پاک ہے تیری ذات، میں تیری حمد و ثنا بیان کرتا ہوں ]۔



اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ ، عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ ، وَأَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ، مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ، أَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا ، إِنَّ رَبِّي عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ .

[ اے اللہ تو میرا پروردگار ہے، تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں، میں تجھ پر ہی بھروسہ کرتا ہوں اور تو ہی عزت والے عرش کا مالک ہے، جو اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ ہو گیا جو نہیں چاہا وہ نہیں ہوا، گناہوں سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت صرف اسی بلند و برتر عظیم ذات اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، میں جانتا ہوں اللہ تعالیٰ کی ذات ہر چیز پر قادر ہے، اور بے شک اللہ کا علم ہر چیز کو محیط ہے، اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں اپنے نفس کے شر سے اور ہر اس زمین پر چلنے والے کے شر سے جسکی پیشانی تیرے قبضہ قدرت میں ہے، بے شک میرا رب سیدھی راہ کی طرف رہنمائی فرماتا ہے]۔

تَحَصَّنْتُ بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ إِلَهِي وَإِلَهَ كُلِّ شَيْءٍ ، وَاعْتَصَمْتُ بِرَبِّي وَرَبِّ كُلِّ شَيْءٍ ، وَتَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ ، وَاسْتَدْفَعْتُ الشَّرَّ بِلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ، حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ، حَسْبِيَ الرَّبُّ مِنَ الْعِبَادِ ، حَسْبِيَ الْخَالِقُ مِنَ الْمَخْلُوقِ ، حَسْبِيَ الرَّازِقُ مِنَ الْمَرْزُوقِ ، حَسْبِيَ الَّذِي هُوَ حَسْبِي ، حَسْبِيَ الَّذِي بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ يُجِيرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ ، حَسْبِيَ اللَّهُ وَكَفَى ، سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ دَعَا ، لَيْسَ وَرَاءَ اللَّهِ مَرْمَى ، حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ .

[ میں اس اللہ کی حفاظت میں آیا جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، وہ میرا معبود ہے اور ہر چیز کا معبود اور رب ہے، میں اپنے رب اور ہر چیز کے رب کی پناہ میں آیا، اور میں نے اس زندہ و جاوید ہی پر بھروسہ کیا جسے کبھی موت نہیں آئے گی، اور اللہ ہی کی طاقت و قوت کے ذریعہ میں نے اپنے اوپر سے برائی کی دوری طلب کی، مجھے اللہ ہی کافی ہے اور وہ کیا ہی اچھا سازگار ہے، بندوں سے مجھے رب ہی کافی ہے، مخلوق سے مجھے خالق ہی کافی ہے، عطا ہونے والی چیز سے مجھے عطا کرنے والا کافی ہے، میرے لئے کافی وہ جو میرے لئے کافی ہے، میرے لئے کافی ہے وہ جس کے دست قدرت میں ہر چیز کا قابو ہے، اور وہ پناہ دیتا ہے اور اس کے خلاف کوئی پناہ نہیں دے سکتا، میرے لئے اللہ ہی کافی ہے اور وہ مجھے کافی ہوا، اس نے سنا جسے پکارا، اللہ کے علاوہ کوئی جائے پناہ نہیں، میرے لیے اللہ ہی کافی ہے، اللہ وہ ذات ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، میں اسی پر بھروسہ کرتا ہوں اور وہ عرش عظیم کا مالک ہے]۔

بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ ، مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ ، مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ ، اللَّهُ يَشْفِيكَ بِاسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ .

[ میں اللہ کے نام سے تجھے ہر اس چیز سے دم کرتا ہوں جو کہ تجھے تکلیف دینے والی ہے اور ہر نفس کے شر سے یا ہر حاسد آنکھ سے، اللہ آپ کو شفا دے میں اللہ کے نام سے آپ کو دم کرتا ہوں]۔

أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ وَيَشْفِيكَ .

[میں اس اللہ سے جو بلند و بالا اور عظیم عرش کا مالک ہے اس بات کا سوال کرتا ہوں کہ وہ تمہیں شفا عطا فرمائے]۔

## جمعہ کی نماز سے پہلے کی سنتیں

**01** پاکی و صفائی حاصل کرنا اور خوشبو لگانا: کیونکہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا : " جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے، بقدر استطاعت پاکی حاصل کرے، تیل لگائے، یا گھر میں موجودہ خوشبوؤں میں سے کوئی ایک خوشبو لگائے، اور پھر گھر سے باہر نکلے تو دو لوگوں کے درمیان فصل اور جدائی نہ کرے (یا مسجد میں دو لوگوں کے درمیان سے گزر کر آگے نہ جائے بلکہ پیچھے جہاں جگہ ملے وہی پر بیٹھ جائے)، پھر (چار رکعت سنت) نماز پڑھے، اور پھر امام خطبہ دے تو خاموشی سے سنے، تو اس کے اس جمعہ اور گزشتہ / یا آنے والے جمعہ کے درمیان کے سارے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔"

**02** دوسری سنت یہ ہے کہ وہ اچھے سے اچھے کپڑے پہنے؛ کیونکہ نبی کریم ﷺ کے پاس کوئی آتا تو اس سے ملاقات کے لیے اور جمعہ کی نماز کے لئے سب سے اچھے کپڑے پہنتے تھے۔

**03** یہ بھی سنت ہے کہ جمعہ کی نماز کے لئے جلدی جائے؛ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے جمعہ کے دن (اچھی طرح) غسل کیا، پھر پہلی گھڑی میں مسجد گیا تو گویا اس نے اللہ کی خوشنودی کے لئے اونٹنی قربان کی، جو دوسری گھڑی میں مسجد گیا گویا اس نے گائے قربان کی، جو تیسری گھڑی میں مسجد گیا گویا اس نے مینڈھا قربان کیا، جو چوتھی گھڑی میں گیا گویا اس نے مرغی قربان کی، جو پانچویں گھڑی میں گیا گویا اس نے انڈے سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کی۔"

**04** پیدل چل کر جانا؛ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: " اور پیدل چل کر گیا اور سوار نہ ہوا"، اور اس لیے کہ اس کے ہر قدم چلنے سے اس کا ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے اور ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے۔

**05** اور یہ بھی سنت ہے کہ امام کے قریب ہو؛ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا " عقلمند اور بالغ لوگ میرے قریب کھڑے ہوں۔"

**06** یہ بھی سنت ہے کہ غسل جنابت جیسا غسل کرے، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ غسل کرنا واجب ہے اور یہی قول صحیح ہے؛ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا : " جمعہ کے دن غسل کرنا ہر احتلام کرنے والے یعنی ہر بالغ پر واجب ہے۔"



دن اور رات کی ایک ہزار

1000

سنتیں

## جمعہ کے دن کے آداب و سنن



- 01 غسل کرنا اور خوشبو لگانا۔
- 02 اچھے کپڑے پہننا۔
- 03 خاموشی سے اچھی طرح خطبہ سننا۔
- 04 نبی کریم ﷺ پر کثرت سے درود پڑھنا۔
- 05 مسجد کو جلدی جانا۔
- 06 مسواک کرنا۔
- 07 سورہ کہف پڑھنا۔
- 08 وقت اجابت دعا کرنا۔

ایسا نہ کرنا چاہیے کہ صرف جمعہ کے دن روزہ رکھے یا اس کی رات میں قیام و عبادت کرے اور باقی دنوں اور راتوں کو چھوڑ دے۔



## استخارہ کی نماز



استخارہ کی نماز سنت ہے اور اس میں دعا سلام کے بعد ہوتی ہے جیسا کہ حدیث پاک میں ہے۔ طریقہ : اس کا طریقہ یہ ہے کہ باقی نفل نمازوں کی طرح دو رکعت نفل نماز پڑھے، ہر رکعت میں پہلے سورہ فاتحہ اور پھر قرآن مجید کی کچھ دوسری آیتیں پڑھے، اور پھر سلام کے بعد ہاتھ اٹھا کر اس باب میں وارد دعا کے ذریعے دعا کرے اور وہ دعا یہ ہے :

"اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ، وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ، فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ، وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ، اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ (وَيُسَمِّي حَاجَتَهُ) خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أُمْرِي، فَاقْضُ لَهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي، ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ، وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أُمْرِي، فَاصْرِفْهُ عَنِّي، وَاصْرِفْنِي عَنْهُ، وَاقْضُ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ، ثُمَّ أَرْضِنِي بِهِ".

"اے اللہ! بے شک میں (اس کام میں) تجھ سے تیرے علم کی مدد سے خیر مانگتا ہوں اور (حصولِ خیر کے لیے) تجھ سے تیری قدرت کے توسل سے قدرت چاہتا ہوں اور میں تجھ سے تیرا فضل عظیم طلب کرتا ہوں، بے شک تو (ہر چیز پر) قادر ہے اور میں (کسی چیز پر) قادر نہیں، تو (ہر کام کے انجام کو) جانتا ہے اور میں (کچھ) نہیں جانتا اور تو تمام غیبوں کا جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام (جس کام کا وہ ارادہ رکھتا ہو اس کا نام لے جیسے: شادی یا سفر یا ان کے علاوہ کوئی اور کام) میرے لیے میرے دین، میری زندگی اور میرے انجام کار کے لحاظ سے بہتر ہے تو اسے میرے لیے مقدر کر اور آسان کر پھر اس میں میرے لیے برکت پیدا فرما اور اگر تیرے علم میں یہ کام میرے لیے میرے دین، میری زندگی اور میرے انجام کار کے لحاظ سے برا ہے تو اس (کام) کو مجھ سے اور مجھے اس سے پھیر دے / دور کر دے اور میرے لیے بھلائی عطا کر جہاں (کہیں بھی) ہو پھر مجھے اس کے ساتھ راضی کر دے۔"

(اسے امام بخاری نے اپنی صحیح بخاری میں روایت کیا ہے)

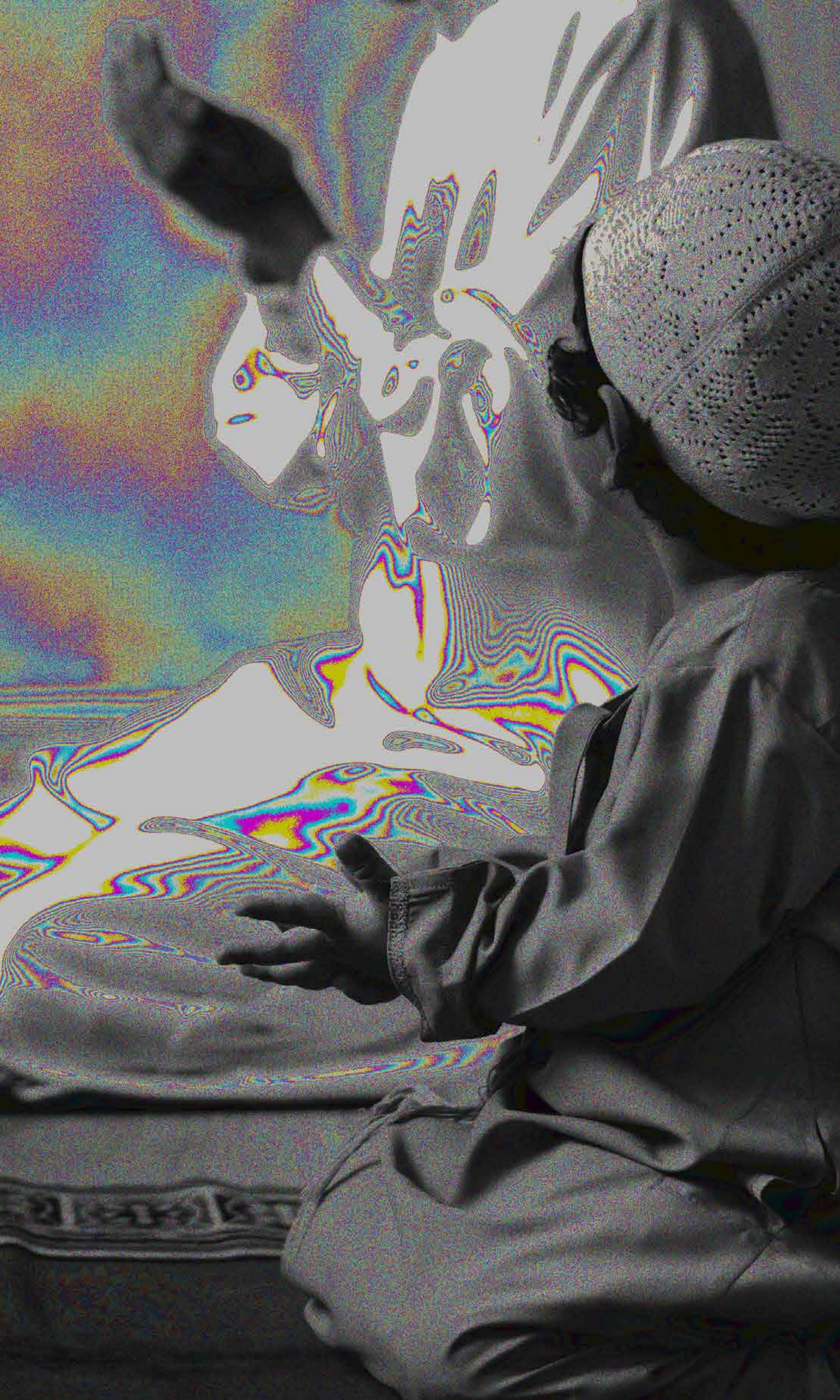


## خاتمہ

اللہ تعالیٰ نے ان یومیہ یا روزانہ کی سنتوں کو ایک جگہ جمع کرنے کی توفیق عطا فرمائی، اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ ہمیں سنت ہی پر زندہ رکھے اور سنت ہی پر وفات عطا فرمائے۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمین.







رَسُولُ اللَّهِ



دن اور رات کی ایک ہزار

1000

سنتیں



www.rasoulallah.net